صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 10 جنوری 2011 بمطابق 5 صفر 1432 ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَٱلۡعَصۡرِ O إِنَّ ٱلۡإِنسَـٰنَ لَفِى خُسۡرٍ O إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ وَتَوَاصَوۡاْ بِٱلۡحَقِّ وَتَوَاصَوۡاْ بِٱلصَّبۡرِ O

(ترجمہ): عصر کی قسم۔ کہ انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔ وآخِرُالدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: Now ‘Qestion`s Hour’. Janab Muahamamd Javed Abassi Sahib, please. Question No.?

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو۔جناب سپیکر، یہ کوسچن نمبر826 ہے۔

*826۔جناب محمد جاوید عباسی: کیاوزیر بلدیات ودیہی ترقی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں باڑیان تانکھار، بانی امین تادیوتی، حاجی بابوہاؤس تاٹک، چوریان ٹک تادبہی، چوریان تاگانڈان مسجداور لورہ روڈتاڈھوک نمب بگلیان گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے سڑکوں کو تعمیر کرناشروع کیاہے;

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتو:

(1)مذکورہ سڑکوں پر کتناکام مکمل ہو چکاہےاور کتناباقی ہے;

(2)مذکورہ سڑکوں پرتاحال کتناخرچہ آیاہے، نیز سڑکوں کو تعمیر کرنے والے ٹھیکیداروں کو کتنی ادائیگی کی گئی ہے;

(3) مذکورہ سڑکوں کوادھوراچھوڑنے والے ٹھیکیداروں کے خلاف کیاکارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیراحمد بلور{سینیئر وزیر(بلدیات)}: (الف) گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے ذیل سڑکوں کی تعمیر شروع کی ہے۔

نمبر شمار	نام روڈ	سال
1	باڑیان تانکھار روڈ	2006
2	بانی آمین ہاؤس تادیوتی روڈ	2006
3	حاجی بابوہاؤس تاتاک روڈ	2006
4	چوریان تاگندان مسجد روڈ	2006

GDAنے چوریان ٹک تادبہی روڈاور لوراتاڈھوک نمب بگلیاں روڈنہ ہی منظور کی ہیں اور نہ ہی ٹھیکہ دیا ہے۔

(ب) (i) ریکارڈ کے مطابق متذکرہ سڑکوں کی پراگرس درجہ ذیل ہے:

31%	باڑیاں تانکھار	1
60%	بانی آمین ہاؤس تادیوتی روڈ	2
50%	حاجی بابو ہاؤس تاٹک روڈ	3
62%	چوریان تاگانڈان مسجد روڈ	4

(ii)

بقیہ (ملین)	اخراجات (ملین)	کل مختص رقم (ملین)	نام روڈ	نمبر شمار
0.057	3.929	3.986	باڑیان تانکھار روڈ	1
0.032	3.445	3.477	بانی آمین ہاؤس تادیوتی روڈ	2
1.861	1.790	3.651	حاجی بابو ہاؤس تاٹک روڈ	3
1.517	2.483	4.000	چوریان تاگانڈان مسجد روڈ	4

PIT کی رپورٹ کے مطابق مندرجہ ذیل کاموں کے ٹھیکیداروں کو کام کی تکمیل کیلئے 30 جون 2010 تک کا وقت دیا گیا ہے اور دفتر ہذا نے نوٹسز جاری کر دیئے ہیں۔

(i) چوریان تاگانڈان مسجد روڈ۔

(ii) حاجی بابو ہاؤس تاٹک روڈ۔

اس کے علاوہ نیب نے مندرجہ ذیل کاموں کے ٹھیکیداروں کو کام کی تکمیل کیلئے 30 جون 2010 تک کا وقت دیا ہے۔

(i) باڑیان تانکھار روڈ۔

(ii) بانی آمین ہاؤس تادیوتی روڈ۔

ان کے علاوہ صوبائی حکومت نے ایک اور انکوائری کمیٹی تشکیل دی ہے۔ کاموں کا معائنہ 16 جنوری 2010 کو ہو چکا ہے اور تفصیلی رپورٹ مرتب کی جارہی ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، بلور صاحب کی مہربانی سے یہ کوئسچن پہلے بھی آیا تھا،اس وقت بھی میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ اس میں دوانکوائریاں ہوئی تھیں اور Implement نہیں ہوئیں تو یہ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔انہوں نے اس پر ہاں باندھ لی تھی، یہ دوبارہ آگیا تو میری ریکویسٹ ہے کہ ابھی ایک دفعہ پھر یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے،اس پر دوانکوائریز ہوئی تھیں اور ایک انکوائری میں نے ان کو Time limit دیا تھا کہ فلاں Date تک اگر آپ کام مکمل نہیں کریں گے توآپ پہلے یہ پیسے کس طرح لیں گے؟ یہ بھی میں بتادوں کہ اس حکومت کے آنے سے پہلے یہ پیسے لئے گئے تھے،اس زمانے میں یہ کام تھاتو میری آج بھی ریکویسٹ ہے کہ اگر یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو پھر اس میں جناب یہ ساری چیزیں سامنے آجائیں گی اور آسانی ہو جائی گی تاکہ جوپیسہ بھی ضائع ہوا ہے،اسکا بھی پتہ چل جائے اور کن لوگوں نے پیسہ لیا ہے،ان کا بھی پتہ چل جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب،پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، بڑی مہربانی۔ یہ ہمارے عباسی صاحب بڑے پارلیمنٹیرین اور بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں۔ ذرا آپ اس کوئسچن کو دیکھیں تو یہ بدقسمتی ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ باڑیان تانکھار پر 31% کام ہوا ہے اور Payment اسکو تقریباً 80% ہوئی ہے تو میں حیران ہوں کہ اس وقت کی گورنمنٹ نے اور یہ کیسے ثابت ہوا کہ 31% کام ہوا ہے اور 80% پیسے ٹھیکیدار کو دے دیئے گئے ہیں؟ دوسری جگہ پہ،یہاں بھی کام 60% ہوا ہے، وہاں پہ تقریباً 90% پیسے ٹھیکیدار کو دے دیئے گئے ہیں، عموماً یہ ہوتا ہے کہ کام مکمل ہو تو پیسے دیئے جاتے ہیں۔اس کوئسچن کے بارے میں ہم نے پراونشل انسپکشن ٹیم کو بھی کیس بھیجا ہے،انہوں نے بھی اپنی رپورٹ دینی ہے اور نیب میں بھی یہ کیس موجود ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ پچھلی حکومت میں جو ہوا ہے اور اچھی بات ہے کہ اس کو کروڑوں روپے، لاکھوں روپے نظر آتے ہیں کہ زیادتی کی گئی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ اگر کمیٹی میں جاکر اس کو Thrash out کیا جائے اور جن لوگوں نے اس پہ پیسے لیے ہیں تو ان پیسوں کو ان سے واپس لیا جائے اور ان کو سزا دی جائے اور ان سے پیسے Recover کیے جائیں کیونکہ یہ حکومت کے پیسے ہیں، یہ عوام کے پیسے ہیں،اس کو غلط طریقے سے جس نے بھی استعمال کیا ہے تو یہ Recovery ان لوگوں سے کی جائے،اگر ان کے خلاف یہ کمیٹی میں آپ بھیج دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ صرف اس لئے کہ یہ

پیسے جو ہیں، ان سے Recovery انشاء اللہ ہم ضرور کریں گے، اگر ان کے خلاف کیس ہوا اور کمیٹی نے فیصلہ کیا تو ہم ان سے پیسوں کی Recovery بھی ضرور کریں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 826, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the concerned Committee. Next Question, Muhammad Javed Abbasi Sahib, please.

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ بلور صاحب نے خود کہا ہے اور بہت اچھی بات ہے کہ اگر کوئی ایسی Irregularities ہوئی ہیں تو اس کا پتہ چلنا چاہیئے اور ان لوگوں کے خلاف ایکشن لیا ہے۔ جناب سپیکر، اس کا ابھی جواب نہیں آیا چونکہ ابھی اس کو ڈیفر کر دیں، جب یہ جواب آ جائے گا تو انشاء اللہ پھر اس کو کسچن کو میں لے لوں گا، ابھی تک تو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کا جواب نہیں آیا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے بہت سے سوالات کے جوابات ابھی تک نہیں آئے ہیں اور بہت پرانے پڑے ہوئے ہیں اور اس پر Last time سپیکر صاحب نے کوئی ڈائریکشنز بھی ایشو کی ہیں اور ہمارے جو رولز کے مطابق Within ten days، یہ رولز ہیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ پلیز، میں آپکو موقع دیتا ہوں۔

سینئر وزیر (بلدیات): نہ نہ، مجھے پتہ ہے۔ جی، آپ نے پہلے بھی کہا تھا اور مجھے رولز کا بھی پتہ ہے اور آپ جو فرما رہے ہیں، بالکل ٹھیک ہے۔ میں آپ کو یہ بتاؤں کہ کوسچنز میرے پاس آئے تھے اور ان پہ کمپلیٹ جواب نہیں تھا۔ جیسا کہ میرے بھائی کوسچنز کرتے ہیں اور مجھے تھوڑا بہت اسکا علم ہے کہ کیا کوسچنز ہونگے۔ وہ جو سپلیمنٹری ہے، وہ مجھے ڈیٹیل نہیں ملی، اس لئے میں نے واپس کئے ہیں، انشاء اللہ بہت جلد آئیں گے تو اسمبلی کو بھیجوا دیں گے اور اس میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب! اسمیں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن آپ کا ڈیپارٹمنٹ۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): میں ڈیپارٹمنٹ کی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں، I would like to refer to the manual the secretariat،

Assembly Questions on the same day، Secretariat Manual میں یہ لکھتے ہیں،

انکے اپنے سیکرٹریٹ کی Manual ہے تو یہ ذرا۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں آپ کو عرض کر رہا ہوں، مجھے علم ہے اور صرف اس لئے واپس میرے پاس آئے تھے اور میں نے واپس کئے تھے، میں نے ڈیپارٹمنٹ کو کہا ہے کہ مجھے صحیح جواب دے تاکہ میں اپنے ہاؤس کی تسلی کرا سکوں اور میں انکو صحیح جواب دے سکوں۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, ji. Next Question, Janab Qasim Khan Khattak Sahib, please. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

* 856 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے کرک ٹاؤن شپ میں مختلف افراد کو قانونی تقاضے پورے کئے بغیر بھرتی کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیوں کیلئے اشتہار، انٹرویو کو پس پشت ڈال کر ذاتی پسند و ناپسند کی بنیاد پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹاؤن شپ میں ورک چارج ملازمین بھی کام کر رہے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کرک ٹاؤن شپ میں کل کتنی آسامیاں ہیں اور کتنی آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا حکومت مذکورہ غیر قانونی بھرتیاں منسوخ کرنے اور ان میں ملوث اہلکاروں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(iii) مذکورہ ٹاؤن شپ میں کل کتنے ورک چارج ملازمین کام کر رہے ہیں، مکمل تفصیل، بشمول نام، ولدیت اور سکونت فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جہاں تک کرک ٹاؤن شپ میں بھرتیوں کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ تقریباً سات افراد کو مختلف آسامیوں پر بھرتی کیا گیا ہے، بھرتی شدہ افراد میں ایک سب انجینئر (بی ایس۔11)، ایک اسسٹنٹ بلڈنگ انسپکٹر (بی ایس۔8) اور ایک ریکارڈ کیپر (بی ایس۔5) بھی شامل ہیں جن کو فکسڈ تنخواہ پر چھ ماہ کیلئے بھرتی کیا گیا تھا، تاہم بعد ازاں فارغ کر دیا گیا

ہے۔ بقایا چار ملازمین میں ایک نائب قاصد، دو مالی اور ایک چوکیدار شامل ہیں، انہیں متعلقہ ایم پی اے صاحب کی سفارش پر لیا گیا ہے۔

(ب) جز(الف) میں جواب دیا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں، ضرورت کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

(i) کرک ڈیویلپمنٹ اتھارٹی، کرک میں کل ریگولر آسامیاں (22) ہیں، جن میں (8) آسامیوں پر ایڈجسٹمنٹ اور تقرریاں کی گئی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

Detail of Posts

S. No	Name of Posts	No of Posts	Remarks
1	Sub: Engineer	01	Temporary on fixed pay for 6-months
2	Asstt: Building Inspector	01	-do-
3	Record Keeper	01	-do-
4	Pump Operator	01	Converted from work charge
5	Naib Qasid	01	Converted from work charge
6	Mali	02	Converted from work charge
7	Chowkidar	01	Fresh appointment being land owner as well as on the recommendation of the concerned MPA as per PUDB service rules.
	Total	08	

(ii) جز(الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔ مذید براں تحقیقات کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

(iii) فہرست کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فہرست ورک چارج ملازمین KDA کرک

نمبر شمار	نام	عہدہ	سکونت	نمبر شمار	نام	عہدہ	سکونت
1	الف جان	پائپ فیٹر	سنگتری میٹھا خیل کرک	2	گل سید جان	مشین آپریٹر	لکی غنڈکی کرک
3	محمد فیاض	ورکر چارج سپروائیزر	میٹھاوالہ کرک	4	خیال نواز	ٹیوب ویل آپریٹر	یوسف خیل کرک
5	محمد اسماعیل	چوکیدار	یوسف خیل کرک	6	محمد سہیل	خاکروب	لکی غنڈکرک
7	اختشام الحق	اوپن ویل آپریٹر	لکی غنڈکی کرک	8	ممتاز علی خان	KPO	محبت خیل کرک
9	محمد آمین	مالی	ترکی خیل کرک	10	نور سعید	مالی	تالاب خیل کرک
11	انور سعادت	مالی	لکی غنڈکی کرک	12	اسرار خان	مالی	چندری کرک
13	احمد خان	میٹ	نصرت آباد تحت نصرتی	14	شاہ دارا	خادم مسجد	میانکی بانڈہ تحت نصرتی
15	گل شاہ علی خان	مالی	سید علی بانڈہ تحت	16	نیاز محمد	ڈرائیور	میانکی بانڈہ تحت

			نصرتی				نصرتی
17	نعمت اللہ	مالی	کرک سٹی	18	شوکت حیات	الیکٹریشن	میٹھا خیل کرک
19	انعام الرحمان	چوکیدار	ترخاکوئی کرک	20	قمرزمان	چوکیدار	پالوسہ سرکرک
21	نسیم اقبال	مالی	میٹھا خیل کرک	22	نور محمد	مالی	فتح شیر بانڈہ تحت نصرتی
23	گل فرید	مالی	ڈھب بگو خیل کرک	24	زاہداللہ	چوکیدار	زڑنکہ بانڈہ بی ڈی شیر
25	سید منان	مالی	کرک سٹی	26	نورفراز	مالی	لکی غنڈکرک
27	رفیع الرحمن	چوکیدار	یوسف خیل کرک	28	اسرار خان نمبر2	مالی	چوکارہ تحت نصرتی
29	ممتاز خان	مالی	درانہ تحت نصرتی	30	اخترزمان	مالی	چوکارہ تحت نصرتی
31	محمد یعقوب	چوکیدار	کرک سٹی				

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ۔ جناب منسٹر صاحب ما تہ تسلی را کڑے دہ، زہ مطمئن یمہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. This Question is filed. The next Question, Malik Qasim Khan, please. In this Question are you also satisfied?

*986۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ روڈ پر وخوپل کے قریب جنوبی اضلاع کی طرف آنے جانے والی گاڑیوں کیلئے ایک جنرل بس سٹینڈ موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جنرل بس سٹینڈ کے ارد گرد چار دیواری موجود نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ بس سٹینڈ کے ارد گرد چار دیواری تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے۔ جنرل بس سٹینڈ کے ارد گرد تین اطراف پر چار دیواری موجود ہے۔ مین کوہاٹ روڈ کی طرف بھی چار دیواری ہے لیکن اسکی اونچائی تقریباً چار فٹ ہے جس کے اوپر Gril لگائی گئی ہے۔ مین کوہاٹ روڈ سڑک کی طرف دو جگہوں پر IN اور OUT گیٹ موجود ہیں جبکہ موجودہ وقت میں گیٹ نہیں ہے۔

(ج) مذکورہ بس اسٹینڈ کی تعمیر کے وقت چار دیواری کی تعمیر کی گئی تھی مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شکست وریخت کی وجہ سے منہدم ہوتی چلی گئی۔ تاہم موجودہ مالی سال کے بجٹ میں ضلعی حکومت نے مبلغ -/10,00,000 روپے کی رقم برائے تعمیر چار دیواری کوہاٹ بس سٹینڈ مختص کی تھی جس کی تکمیل جنوری 2010 میں مکمل ہو چکی ہے۔ مزید براں چارسدہ بس اسٹینڈ اور کوہاٹ بس اسٹینڈ کی اندورنی روڈز اور دیگر تعمیر و مرمت کیلئے اگلے بجٹ میں مبلغ ایک کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

ملک قاسم خان خٹک: مطمئن یمه جی۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Filed. Now next Question, Ateef ur Rehman, honorable MPA, please. Question number?

جناب عطیف الرحمان: کوئسچن نمبر 987۔

* 987 _ جناب عطیف الرحمان: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ریگی للمہ ہاؤسنگ سکیم شروع / منظور کی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم سے مختلف ہاؤسنگ سوسائٹیز اور افراد کو مختلف قسم کے پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلاٹوں کی فروخت سے صوبائی حکومت کو بہت آمدنی ہوئی ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ سکیم کیلئے کل کتنی زمین حاصل / خریدی گئی ہے;

(ii) مذکورہ سکیم میں کل کتنے فیز اور پلاٹ (مرلوں کے حساب سے) بنائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) مذکورہ سکیم سے کن افراد اور ہاؤسنگ سوسائٹیز کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں، ان افراد اور سوسائٹی کا نام عہدہ بمعہ پلاٹ (کتنے مرلے) قیمت اور وصول شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے;

(iv) مذکورہ سکیم خالی اور غیر الاٹ شدہ پلاٹوں کی تعداد اور رقبے کی تفصیل فراہم کی جائے اور فروخت شدہ پلاٹوں سے حاصل شدہ رقم کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (i) 4616 ایکڑ۔

(ii) سکیم ہذا میں کل پانچ زونز ہیں اور پلاٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

REVISED PLOTS SIZE WISE DISTRIBUTION IN VARIOUS ZONES OF REGI MODLE TOWSHIP SCHEME

Plot Size	Zone-I	Zone-2	Zone-3	Zone-4	Zone-5	Total Allotted
1-Kanal	620	1494	762	1127	1132	5135
10-Marla	1116	1519	1341	1380	1200	6556
5-Marla	3411	4024	1444	1087	1152	11118
Total	5147	7037	3547	3594	3484	22809

(iii) ریگی ماڈل ٹاؤن میں تمام پلاٹ سوسائٹیوں کے ذریعے الاٹ کئے جا چکے ہیں جن کی کل تعداد 45 ہے جس کی تفصیل ضمیمہ پر ملاحظہ ہو۔ پلاٹوں کی مد میں 31 مارچ 2010 تک کل مبلغ -/4,24,02,48,159 روپے وصول ہو چکے ہیں اور ڈیویلپمنٹ کی مد میں 31 مارچ2010 تک -/3,35,35,86,000روپے خرچ کئے جا چکے ہیں جبکہ زون 1اور2 میں زیادہ ترقیاتی کام کرنا باقی ہے۔ زون 5 میں زیادہ ترقیاتی کام کے علاوہ ملکان اراضی اور قبضہ داران کے ساتھ رقم کی کی ادائیگی کے متعلق کسی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ موجودہ حالات کے تناظر میں قوی امکان ہے کہ پی ڈی اے کو وصول شدہ رقم کے مقابلے میں اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑیں گے۔

(iv) مذکورہ سکیم میں تمام پلاٹس سوسائٹیوں کے ذریعے الاٹ کئے جا چکے ہیں۔ فروخت شدہ پلاٹ سے حاصل شدہ رقم کی تفصیل جواب نمبر (iii) میں موجود ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any Supplementary question, please?

جناب عطیف الرحمان: جی سر۔ جناب سپیکر صاحب، دا مونږ چه د کوم سوال تپوس کړے وو، هغے کښے دوئ دا لیکلی دی چه یره د پینتالیس سوسائټیانو په ذریعه سره مونږ په ریگی ماډل ټاؤن کښے خلقو ته دغه پلاټونه الاټ کړی دی نو آیا په دیکښے ما دا تپوس کړے دے چه پبلک او عام اولس د پاره کومه Draw ده، هغه ترا اوسه پورے نه ده شوے؟ بل جناب سپیکر صاحب، دیکښے دا خبره ده چه زمونږ په کروړونو روپئ چه کوم دی، یعنی په اربونو روپئ د ریگی ماډل ټاؤن نه زمونږ حکومت ته آمدن دے او په هغے کښے لکهTransaction کیږی، یو خو جی هغه کار هلته کښے په دے وجه باندے ولاړ دے چه هلته کښے د لاء اینډ آرډر مسئله ده۔ لکه د ویرے نه هلته کښے څوک نه راځی، پلاټونه ملاټونه اخلی نه۔ بل هغے کښے چه کومه مسئله راپیښه شوے ده، د هغه ځائے د مالکانو او د حکومت نو سپیکر صاحب، زما دا گزارش دے تاسو ته چه په دیکښے مخکښے هم یو کمیټی جوړه شوے وه، د اسمبلئ په سطح باندے چه دا اولس هم دے څیز ته تیار دے چه یره مونږ دے پی ډی اے سره کښینو او پی ډی اے والا هم دا خواهش لری چه یره مونږ دا زمکه واخلو نو پکار دا ده چه دا خبره د صحیح طریقے سره دغه شی چه د دے اولس او د دے پی ډی اے والا تر مینځه دا خبره Patch up ته لاړه شی او دا خبره د دوئ حل شی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب! پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا ستاسو هم علم کښے ده، دا تقریباً د 1989 مسئله ده د دے ریګی للمے ، د هغه وخت نه دیکښے چا دومره Interest نه دے اغستے ، دا ستاسو موجوده حکومت دے چه مونږ دیکښے دومره Interest واغستو چه مونږ هلته روډونه هم جوړ کړل، مونږه هلته فیډر هم جوړ کړو۔ ما هغه بله ورځ میټنګ راغوښتے وو، هغے کښے ما جی ایم سوئی ګیس او د پیسکو چیف مے هم راغوښتے وو، هغه جی ایم سوئی ګیس ته مونږ اووئیل چه ته مونږ ته مهربانی اوکړه Estimate راکړه چه مونږه دا سوئی ګیس هم دلته اولګوؤ، دے خپل ریګی للمه ټاؤن کښے خو څنګه چه عاطف خان خبره اوکړه په ډیټیل نو دا شته چه څومره پلاټونه وو، تقریباً پانچ هزار او تقریباً 22809، دا ټول الاټ شوی دی او مختلف ایسوسی ایشنز ته الاټ شوی دی، دیکښے چرته پرائیویټ کس ته مونږ نه دے الاټ کړے۔ سپیکر صاحب، دیکښے دا ده چه مونږ یو دوه داسے سیکټرز دی چه هلته پرابلمز شته، هغه دوئ ته پته ده او څنګه چه دوئ خبره اوکړه، دیکښے یو کمیټی جوړه ده او انشاء الله ما پرون ډائریکټر جنرل سره خبره کړے ده، هغوی ما ته دا تسلی راکړے ده چه دا فیصله کمشنر صاحب کړے ده خو مونږ زر تر زره د هغوی قبضه به واخلو او چه هغه قبضه واخلو نو دا به بیا تقریباً درے سیکټرے بالکل زمونږ سره دی، د هغے ډویلپمنټ هم شوے دے ، هغه تاسو اوګورئ ما مخکښے هم دا په دے فلور آف دی هاؤس عرض کړے وو چه دا درانی میډیا کالونی چه وه، هغه دوئ خالی اعلان کړے وو او مونږ هغے کښے ټول ډویلپمنټ هم اوکړو، دا میډیا والو ته د هغه پلاټونو نشاندهی هم اوشوه چه دا ستاسو پلاټونه دی نو په دے وجه باندے کوشش کوؤ، ډیره زړه مسئله ده خو انشاءالله دا به تاسو او مونږ حکومت به انشاءالله زر تر زره دا حل کړو او څنګه چه دوئ خبره اوکړه چه هغوی سره کښینو چه د هغوی مسئله حل شی۔ بالکل ورته تسلی ورکوم چه کښینو به ورسره انشاءالله او دا مسئله به حل کوؤ۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عطیف الرحمان صاحب، څه نوره خبره شته؟

جناب عطیف الرحمان: او دا ټول پراجیکټس جی څلور نیمو کالو کښے به تقریباً دا Complete کیدو او لکه تر ننه د دے تقریباً څه پچیس، چھبیس سال اوشو او تر اوسه پورے Complete شوے نه دے۔ په هغه وخت کښے د دے هغه مارکیټ Value چه کومه وه، هغه ډیره کمه وه، اوس جی سیوا کیږی، لکه سیمنټ هم ګرانیږی، سریه هم ګرانیږی، هر یو څیز ګرانیږی نو زما دا ګزارش دے چه هغے کښے کوم ترقیاتی کارونه دی جی، زه خو وایم که د دے هاؤس په سطح باندے یو کمیټی جوړه شی او هلته کښے چه کوم ترقیاتی کارونه کیږی، د هغے د یو جاج واغستلے شی او په هغے باندے چه څومره تیزوالے اوشی نو په دیکښے به کم از کم د حکومت فائده په دے وی چه هلته کښے به خلق Transaction کوی او خرید و فروخت به سیوا شی، حکومت ته به ریوینو سیوا کیږی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): د حکومت خپل ډیپارټمنټ شته، ډیپارټمنټ Look after کوی او زه فلور آف دی هاؤس دا وایم چه مونږ به دا مسئله انشاءالله زر تر زره حل کوؤ۔ زه به ډائریکټر جنرل سره خبره کوم، دے پخپله ورسره لس څله ملاویږی، مونږ به کښینو او هغوی سره به خبره کوؤ۔ دا هر یو شے چه کمیټئ ته حواله شی، بیا زما خیال دے ډیپارټمنټ به بند کړو، نو په دے وجه باندے دا وایم چه دا به مونږ انشاءالله زر تر زره حل کړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عطیف الرحمان صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: ټهیک ده جی۔

Mr. Deputy Speaker: As the mover is satisfied so the Question is filed. Now Next, Mutrama Naeema Nisar, honourable MPA, Question No. 1007.

* 1007 _ محترمہ نعیمہ شاہین نثار: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ایبٹ آباد سے تین سو پچاس لائسنس یافتہ ریڑھیاں ختم کردی گئی ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ غیر لائسنس یافتہ افغانیوں کو جگہ جگہ پر ریڑھیاں لگانے کی اجازت دی گئی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تین سو پچاس ریڑھی بانوں پر پابندی چھ سو خاندانوں کے معاشی قتل کے مترادف ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ریڑھی بانوں کو کام کیلئے متبادل جگہ فراہم کی گئی ہے تاکہ وہ اپنی روزگار شروع کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پال سکیں، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) لائسنس یافتہ ریڑھی بانوں کی تعداد ایک سو پینتالیس ہے جو مختلف سڑکوں / فٹ پاتھوں پر ریڑھیاں لگا کر عوام الناس کیلئے مسائل پیدا کرتے تھے، ان کو جناح روڈ پر ٹی ایم اے کے ملکیتی پلاٹ میں متبادل جگہ برائے کاروبار دی گئی ہے۔

(ب) بغیر لائسنس کسی بھی ریڑھی بان کو کسی بھی جگہ ریڑھی لگانے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ ان کو روزانہ کی بنیاد پر ہٹانے کیلئے ایک Anti Encroachment Team مامور کر دی گئی ہے جو فٹ پاتھوں / سڑکوں سے عارضی تجاوزات عوامی مفاد میں دور کرتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ لائسنس یافتہ ایک سو پینتالیس ریڑھی بانوں کو جناح روڈ پر متبادل جگہ دی گئی ہے۔

(د) جز (ج) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

Mr.Deputy Speaker: Not present-----

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

Mr.Deputy Speaker: Question number, please.

حاجی قلندر خان لودھی: کوئسچن نمبر ہے جی، یہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: لودھی صاحب!

حاجی قلندر خان لودھی: کوئسچن نمبر 1007 ہے جی، تو اس میں میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ یہ انتہائی غریب لوگوں کا مسئلہ ہے، ریڑھی بانوں کا-----

Mr.Deputy Speaker: Please, supplementary question?

حاجی قلندر خان لودھی: یہ کوئسچن نعیمہ نثار صاحبہ کا ہے، اس پر میں ضمنی کوئسچن کرنا چاہتا ہوں۔ سر یہ میرا نہیں ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: تو اسمیں یہ ہے کہ انتہائی غریب طبقے کی بات ہے، ریڑھی بانوں کی اور یہ تین سو پچاس انہوں نے کہا ہے، اس سے زیادہ ہیں جبکہ گورنمنٹ نے جواب دیا کہ ایک سو پینتالیس ہیں اور انہوں نے ایک جگہ پر جمع کر دیا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ انہیں جناح روڈ پر جمع کر دیا گیا ہے تو یہ بہت غریب لوگ ہیں اور یہ انکا، کیا گورنمنٹ کا ریڑھی بانوں کیلئے بازار بنانے کا مطلب ہے کہ ایک جگہ پر کر دیا ہے؟ ہمارے پاس ایبٹ آباد میں مختلف روڈوں پر ٹی ایم اے کی جگہ موجود ہے جس میں اگر دو دو، چار چار، پانچ پانچ کو کریں تو وہ روکاٹ بھی نہیں بنتے اور وہ لوگ اپنا کاروبار بھی کر سکتے ہیں، نہ یہ اس جگہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ صبح آتے ہیں، تب بھی رکاوٹ بنتی ہے اور ان کا ایک جگہ بازار لگ جاتا ہے تو ان کو اگر مختلف روڈوں پر Split up کیا جائے تو میرے خیال میں وہ ہمارے لئے زیادہ بہتری ہو گی، ان غریب لوگوں کیلئے جو اپنا کاروبار کر سکیں گے جی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: اس پہ اگر یہ مہربانی کر سکیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ آیا جو ریڑھی بانوں کیلئے جگہ کا انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے مختص کی ہے تو وہ اتنی ہے کہ جس میں ساڑھے تین سو ریڑھی بان آ سکیں گے؟ اور دوسرا یہ ہے کہ کب ان کیلئے فنڈز ایشو کئے جائیں گے اور کب وہ بنائے جائیں گے؟

Mr. Deputy Speaker: Naeema Nasir, please any supplementary question?

محترمہ نعیمہ شاہین نثار: تھینک یو، سر۔ میرا اس پہ ایک چھوٹا سا سوال یہ ہے کہ یہ اس طرح یہاں پر جواب دیا گیا ہے کہ لائسنس یافتہ ریڑھی بان جو ہیں، وہ ایک سو پینتالیس ہیں لیکن کیا لائسنسوں پر پابندی ہے کہ پندرہ بیس سالوں سے ایک سو پینتالیس ریڑھی بانوں کو یہ لائسنس ملے ہوئے ہیں، اگر لائسنسوں پر پابندی ہے تو آیا حکومت اس پابندی کو اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تھینک یو، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس فلور دے دیا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں یہ عرض کروں کہ جہاں بھی آپ دیکھیں تو کہتے ہیں کہ لوگوں نے قبضے کئے ہوئے ہیں اور جو راستے نہیں ہیں، تنگ راستے ہیں، گاڑیاں کھڑی

ہیں، لوگوں نے سارے شہروں میںEncroachment کی ہوئی ہے، جب آتے ہیں تو ٹریفک بند ہو جاتی ہے۔ اب ہم یہ فرماتے ہیں کہ آپ نے بند کیا ہے اور پاس ہم دینے شروع کریں تو میرے خیال میں سارا ایبٹ آباد تو گاڑیاں ہی گاڑیاں ہو جائے گا تو اب جو پابندی پابندی لگائی ہے، صرف اس لئے کہ جو لوگ غیر قانونی، میں نے یہ بھی آرڈر کیا ہوا ہے کہ جس طرح پہلے زمانے میں جو گاڑی غیر قانونی ہوتی تھی تو اس کا سامان بھی الٹ دیتے تھے اور بیچارہ، اس کا جو Capital ہوتا تھا وہ بھی ختم ہو جاتا تھا تو میں نے یہ آرڈر کیا ہوا ہے کہ مہربانی کر کے یہ نہ کریں کہ ان کا سامان ضائع کریں، ان کو اپنا سامان واپس کریں، ان کی گاڑی لیکر جائیں اور پھر دو دن کے بعد تھوڑا بہت جرمانہ لگائیں، یہ بھی آپ کو بتاؤں کہ یہ جو گاڑی والے ہیں، ان بیچاروں کی گاڑیاں بھی اپنی نہیں ہوتیں، یہ گاڑیاں بھی آگے سو روپے یا پچاس روپے روز ٹھیکے پہ لیتے ہیں تو ہماری کوشش ہے کہ ان غریب لوگوں کو ہم اتنا Disturb نہ کریں۔ ہمارے لودھی صاحب نے فرمایا ہے کہ آیا ان کیلئے کوئی جگہ مختص کی گئی ہے؟ جیسا کہ جواب میں موجود ہے کہ ایک سو پینتالیس لوگوں کیلئے جگہ مختص کی گئی ہے، یہ سبزی منڈی ہے تو آپ کہیں گے کہ سبزی منڈی اتنی دور کیوں ہے اور ایک عام آدمی سبزی منڈی میں سامان خریدنے کیسے جائیگا؟ تو ہماری کوشش ہے کہ جو راستے بند ہوتے ہیں، جو ٹریفک بند ہوتی ہے، اس کو ہم راستہ دیتے رہیں اور لوگوں کیلئے Problems create نہ کریں۔ جیسے میرے بھائی نے سوال کیا کہ باقی جو لوگ ہیں، ان کو جگہ اتنی ہے کہ وہ لوگ اس میں آ جائیں؟ تو جیسا کہ جواب میں لکھا ہے کہ انہوں نے Already ایک سو پینتالیس لوگوں کو Accommodate کیا ہوا ہے تو میرے خیال میں اگر کوئی پرابلم ہو تو میرے ساتھ بیٹھ جائیں، بیٹھ کر حل کر لیں گے۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون</u>: جناب سپیکر، جیسا کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ اس کیلئے جگہ ٹی ایم اے نے مختص کی ہوئی ہے، جگہ دو سالوں سے مختص کی ہوئی ہے، پرابلم اس میں یہ ہے کہ اس جگہ کو Develop نہیں کیا گیا، جس طرح کہ Originally promise ان ریڑھی بانوں کے ساتھ اور باقی لوگوں کے ساتھ کیا گیا تھا، اس کو باقاعدہ Develop کر کے دینگے، اس کیلئے ٹی ایم اے کے پاس فنڈز ہیں تو پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے بھی کچھ ان کو نہیں ملا جس کی وجہ سے ایک Problem create ہو جاتا ہے کہ پھر وہ جو مختص جگہ ہے، وہ اتنی Rough ہے کہ وہاں پہ وہ لوگ نہیں آتے اور ریڑھی بان پھر باہر آ جاتے ہیں، پھر ان کو Push کر کے اندر بھیجنا پڑتا ہے اور اس کا Solution یہی ہے کہ اس جگہ پر تھوڑا سا خرچہ ہو گا، اس پر اتنی بڑی کوئی رقم بھی نہیں لگے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جب پرابلم ہے اور وہ صرف ایبٹ آباد میں نہیں ہے، ہمارے پشاور میں بھی یہی پرابلم ہے، ہمارے پشاور میں ریڑھیوں کا لائسنس جو ہے، وہ تقریباً پانچ سو ہے، میرے خیال میں پانچ ہزار سے زیادہ ریڑھیاں موجود ہیں۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو جو میری بہن کا کوسچن بھی ہے کہ آیا اور لوگوں کو آپ Issue کرتے ہیں، ہم ان کو Regularized نہیں کرتے مگر ہمیں پتہ ہے کہ ایک سو پینتالیس سے پانچ سو ریڑھیاں وہاں موجود ہونگی، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے مگر غریب لوگ ہیں، اگر ہم ان کی ساری ریڑھیاں بند کر دیں اور آج ان کا کاروبار بند کر دیں تو بچوں کیلئے تو رزق پیدا کرنا ہے، اس کے بعد اگر کل وہ کہیں اغواء کرینگے، کہیں زیادتی کرینگے، کہیں ظلم کرینگے تو ہماری کوشش ہے کہ ان کو Accommodate کرتے رہیں اور جیسا کہ میرے بھائی نے کہا کہ انشاء اللہ ان کیلئے جگہ مختص کی ہے، اس کے فنڈز ریلیز کر کے ان کیلئے جگہ بھی بنائینگے اور ان کو انشاء اللہ جگہ دینگے۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Thank you, this Question is filed. Shah Hussain Khan, honourable MPA, please, your Question number?

جناب شاہ حسین خان: د دے جواب خو چا نہ دے راکڑے او ډیرہ د افسوس خبرہ دہ چہ دا پہ 11 مارچ 2010 باندے ما جمع کڑے دے جی او بیا ډیپارټمنټ تہ لیږلے شوے دے پہ 17 مارچ 2010 باندے، یو کال ئے اوشو چہ جواب ئے نہ دے راکڑے، د سرہ جواب نشتہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ښنگہ چہ ما عرض اوکړو، دا شاہ حسین خان موجود وو، زما خیال کښے ھم دا ما وئیل چہ دا جواب ما تہ راغلے وو، ما واپس کړے دے۔ دیکښے صحیح جواب چہ ښنگہ پکار دے نو هغہ شان نہ وو راغلے۔ انشاء اللہ زہ بہ کوشش کوم چہ بل ځل بہ پورہ جواب پہ ډیټیل سرہ راشی او I am sorry for that.

Mr. Deputy Speaker: All these Questions have not been answered. The Department is strictly directed to reply within fortnight. Next Question, Syed Qalb-e-Hassan Sahib, not present. Next one, Mr. Javed Abbasi Sahib, the honourable, MPA, please Question No.?

جناب محمد جاوید عباسی: کوئسچن نمبر 1108 ہے، میں سمجھتا ہوں کہ بلور صاحب نے مہربانی کی تھی کہ ہمیں بٹھایا تھا اور یہ اچھی بات ہے کہ Comprehensive جواب آ جائے تاکہ اس پر پوری طرح بحث ہو جائے تو یہ انہوں نے ہمیں Consult کیا تھا اور ہم نے کہا تھا اور Agree کیا تھا کہ اگر Comprehensive جواب آ جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Now next Question, Janab Habibur Rehman Tanoli Sahib, please your Question No?

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر، کوئسچن نمبر 1130، But I will request

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

الحاج حبیب الرحمان تنولی: میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کوئسچن کو اگر ڈیفر فرمایا جائے تاکہ میں اس کو سٹڈی کر سکوں، میں اس کو سٹڈی نہیں کر سکا، اگر ڈیفر ہو جائے تو بہت شکریہ ہو گا جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، ڈیفر کر لیں اور پھر پینڈنگ رکھیں۔

Alhaaj Habib ur Rehman Tanoli: Thank you, ji.

Mr. Deputy Speaker: So the Question is kept pending for further deliberation.

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ کیوں ڈیفر کراتے ہیں؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جی اس کو میں نے سٹڈی نہیں کیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Muhammad Zamin Khan, not present. Next Muhammad Zamin Khan, not present. Next Muhammad Zamin Khan, Question No, 1189, not present. Next one, Mr. Shah Hussain Khan, please your Question No.? پلیز شاہ حسین صاحب کا مائیک آن کر لیں۔

جناب شاہ حسین خان: هغه زړه خبره ده، د دے جواب نه دے راغلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد زمین خان موجود نہیں۔ مفتی جانان صاحب، موجود نہیں۔ دا ټول به پینډنګ اوساتو۔ جی ډاکټر ذاکر الله خان۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Yours Question No.?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: د دے کوئسچن نمبر 1226 دے او د دے سره به دا بل کوئسچن هم اووایم 1227۔ دا دواړه کوئسچنے چه دی، د دے جواب نه دے راکړے شوے خو د دے اووه میاشتے شوی دی چه دا د اسمبلئ سیکرټیریټ نه ډیپارټمنټ ته

تلی دی۔ زه دا تاسو ته وایم، د رولز مطابق خو لکه دا سیشن تاسو د غیر معینه مدت پورے ملتوی کړئ نو بیا دا کوئسچنے کومے ایجنډے باندے دی نو هغه خو Automatically lapse کیږی، نو زمونږ د دے کوئسچنو به څه دغه وی، څه اووه میاشتے مخکښے مو په خوارئ جمع کړی دی او تر اوسه پورے د دے جواب نه دے راغلے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نه، دا Lapse کیږی به نه، دا به انشاءالله واپس راځی او دا به زه تاسو ته تسلی د رکوم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دے باندے خو ما رولنګ ورکړو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا به انشاءالله۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Fourteen days کښے به ئے Submit کوی او بیا به تر هغے پورے پینډنګ وی، څه خبره نشته۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ: صحیح ده جی۔

Mr. Deputy Speaker: Naseer Muhammad Maidad Khel, first yours Question number, please.

Mr. Naseer Muhammad Maidad Khel: Sorry Sir, 1229.

Mr. Deputy Speaker: No matter, next one, Naseer Muhammad Mandokhel Sahib.

جناب نصیر محمد میداد خیل: نه جی، میداد خیل سر، مندوخیل نه یم جی، مندوخیل بیل قوم دے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میداد خیل، 'سوری' میداد خیل۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریه جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 1229 _ جناب نصیر محمد میداد خیل: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تعمیر سرحد پروگرام کے تحت سال 10-2009 میں حلقہ پی ایف 75 کے رکن اسمبلی کو ملنے والے فنڈ مبلغ ایک کروڑ روپے میں سے ٹی ایم اے لکی نے پراجیکٹ کمیٹیوں کو ایڈوانس رقم دی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) پراجیکٹ کمیٹیوں کو کتنی رقم ایڈوانس دی گئی، اسکی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) حلقہ پی ایف 75 میں ایڈوانس رقم سے جو ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں، ان کی تفصیل اور نامکمل کاموں کی وجوہات بتائی جائیں؛

(iii) آیا مذکورہ کاموں میں متعلقہ رکن اسمبلی سے کوئی رہنمائی یا رابطہ کیا گیا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؛

(iv) ٹی ایم اے لکی مروت کے پاس مذکورہ فنڈ میں سے کتنی رقم بقایا ہے، آیا حکومت ان ٹھیکوں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> (الف) جی ہاں، تمام 31 عدد سکیموں میں پراجیکٹ کمیٹیوں کو رولز کے مطابق 25% ایڈوانس رقم دی ہے۔

(ب) 25% رقم تمام 31 عدد سکیموں کو پراجیکٹ کمیٹی رولز کے مطابق ایڈوانس ادا کی گئی ہے اور تمام ایڈوانس رقم کی تسویہ Adjustment ہو چکی ہے۔

(ii) ٹوٹل 31 عدد پراجیکٹ سکیموں میں سے 21 عدد سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور بقایا 10 عدد سکیمیں تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(iii) موجودہ ایم پی اے سے مذکورہ کاموں کے متعلق رابطہ کیا گیا ہے۔ موجودہ ایم پی اے کی ہدایت پر ایک عدد پریشر پمپ تنصیب لاگت مبلغ -/229500 روپے درہ پیزو سے دلو خیل کو تبدیل کیا گیا ہے۔

(iv) مذکورہ سکیموں کا مبلغ -/3524511 روپے بقایا ہے جو کہ ڈی سی او لکی مروت کے ایس ڈی اے اکاؤنٹ میں ہے اور حکومت ان ٹھیکوں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی، سپلیمنٹری کوسچین۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر، پوچھنے سے پہلے میں ذرا ایک سوال کی وضاحت کرتا چلوں کہ ٹی ایم اے نے 10 مارچ 2010 کو ایک۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: First yours question, please.

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل:</u> سر، سپلیمنٹری سے پہلے میں تھوڑی سی وضاحت کرتا چلوں کہ 10 مارچ 2010 کو مجھے ٹی ایم اے کی طرف سے ایک رپورٹ دی گئی تھی جبکہ یہاں پر میرا حلف 10 فروری کو ہوا تھا تو آج میں نے جو کوسچین کیا ہے، اتنے عرصے میں جو فنڈ پہلے سے خالد رضا کوڑی صاحب کو پچھلے سال

دیا گیا تھا، ابھی میری منسٹر صاحب سے بھی بات ہوئی تو انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ اس کی مکمل انکوائری کیلئے یہ فنڈ پڑا تھا اور اس پر کام نہیں ہوا تھا، کام نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے کبھی بھی مجھ سے رابطہ نہیں کیا سوائے ان سکیمز کے جس کا ذکر (ب) جز نمبر (iii) میں کیا گیا ہے کہ موجودہ ایم پی اے سے مذکورہ کاموں کے متعلق رابطہ کیا گیا ہے، موجودہ ایم پی اے نے، ایک سکیم میری سائڈ پر انہوں نے Change کی اور بقایا سکیمیں ادھر ہی پڑی ہوئی ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے ایک مہربانی کی ہے، میں صرف یہ پوچھنا چاہونگا کہ وہ کتنے دنوں تک، یہ انکوائری آفیسر مقرر کرکے انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ میں انکوائری آفیسر مقرر کرکے اس کی مکمل انکوائری کراتا ہوں، تو پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ کتنے دنوں میں یہ انکوائری آفیسر مقرر کیا جائیگا اور وہ کتنے دنوں میں رپورٹ اسمبلی یا منسٹر صاحب کو دینگے تاکہ اس فنڈ کی مکمل انکوائری کی جاسکے۔ جی شکریہ۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: سپیکر صاحب، دا کوم جواب چه دے، دیکښے خو----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: دیکښے هغوی دا لیکلی دی چه 31 سکیمونه هغوی راکړی وو پخپله، زکوړی صاحب د خدائے اوبخښی او دا د فیډرل ګورنمنټ پیسے وے۔ هغے کښے 25% په 31 سکیمونو باندے ایډوانس ورکړے شوی دی۔ هغے نه پس هغوی وائی چه 31 سکیمونه دی، هغه Complete دی او په 10 سکیمونو باندے کار روان دے، دلته لیکی چه کار روان دے او دا زما ایم پی اے صاحب اووئیل چه نه دا زما نه تپوس نه دے شوے، ما ته چرته پوائنټ آؤټ شوی نه دی، ما نه د هغه سکیم پکار وه چه تپوس شوے وے نو ما ورته دا وئیلی دی چه بالکل دا به انشاءالله Within 15 days زه د دے معلومات کوم او دا پوره رپورټ به دوئ ته ورکوم چه ولے د دوئ نه تپوس نه دے شوے؟ چه تپوس شوے وی، صرف یو تپوس شوے دے او هغه دا ئے لیکلی دی چه د دوئ په وینا باندے یو هغه واټر پمپ چه دے، هغه تقریباً 2 لاکھ 29 هزار 5 سو روپو یو سکیم د دوئ شوے دے او بیا دا تپوس به کوؤ چه ولے د دوئ نه تپوس نه دے شوے؟ دا خو د هر یو افسر، دا چه دلته ټولے صوبے او هره یوه محکمه چه ده، هغه هر یو کار کوی نو پکار دا ده چه د لوکل ایم پی اے سره د خامخا کوآرډینیشن کوی او لوکل ایم پی اے چه دے هغه ته خو مونږ همیشه وئیلی دی چه هغه خپله علاقه کښے دا ټول

ډیپارټمنټس چه دی، د هغے Look after د کوی او د هغے ډیپارټمنټس ذمه واری دا ده چه هغه د ایم پی اے ته اهمیت ورکوی او چه کوم افسر ایم پی اے ته اهمیت نه ورکوی هغه هر یو ډیپارټمنټ چه وی، هغه انشاء الله د هغوی نه به مونږ تپوس کوؤ او دا به انشاءالله Within 15 days دا سړے به دوئ ته راشی او پخپله به ورته Explain کړی او که دوئ Satisfied شو نو بیا به ئے پریږدم، ګنی د هغه خلاف به ایکشن اخلم۔

Mr. Deputy Speaker: Now you are satisfied from the answer of Minister.

جناب نصیر محمد میداد خیل: بس جی، دا پندره دن یقین دهانی دوئ ما ته مخکښے هم راکړه، تاسو ته ئے هم درکړه جی، Within 15 چه د سائټ سیلکشن هم او د سائټ انکوائری هم اوشی او دا ټول چه د کوم انکوائری، د دوئ په یقین دهانی باندے زه خپل کوئسچن باندے Stress کوم نه جی، پینډنګ پاتے شو کنه جی، هغه خو دوئ اوکړو کنه جی۔

جناب ډپټی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زما به دا ریکویسټ وی چه نصیر الله بابر صاحب په حق رسیدلے دے او زه کفایت الله مولانا صاحب ته خواست کوم چه د هغوی په حق کښے دعا اوکړی جی۔

جناب ډپټی سپیکر: 'کوئسچنز آور' دے، دوه کوئسچنز دی، د هغے نه پس به اوکړو، تاسو د هغوی هغه جواب، Now are you satisfied، تاسو مطمئن یئ؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: بس جی، هغه خو پینډنګ پاتے شو کنه جی، دوئ پندره دن اووئیل جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): نه، کوئسچن پینډنګ نه منم، ما وئیل چه پندره ورځے پس به دوئ سره خبره اوکړم چه پینډنګ کوی ئے نو زه خو پینډنګ کوئسچن نه منم، بیا انکوائری هم نه کوم خو دا ورته وایم چه۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, the Question is filed. Next one, Muhammad Zamin Khan, not present.

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

1064۔ سید قلب حسن: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2001 سے پہلے صوبہ خیبر پختونخوامیں PUDB کاادارہ موجود تھا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ PUDB ادارے کی کارکردگی بے مثال تھی، کس کی وجہ سے صوبے میں نو بڑے ٹاؤن شپ شہروں میں بنائے گئے تھے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ 2001 میں مذکورہ ادرے کے ختم ہونے کی وجہ سے 2001 تا 2009 تک محکمہ لوکل گورنمنٹ کوئی نیا منصوبہ شروع نہیں کرسکا;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ خیبر پختونخوا کے بڑے شہروں میں آبادی خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے اور نئے پراجیکٹ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے;

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت PUDB کے ادارے کو بحال کرنے کاارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات نے کوئی نیا منصوبہ شروع نہیں کیاتاہم محکمہ بلدیات ریگی للمہ ماڈل ٹاؤن کے سلسلے میں زمین کی ملکیت کی معاملات سلجھانے میں مصروف رہا، جس میں محکمہ بلدیات کافی حد تک کامیاب رہاہے۔

(د) محکمہ ان تمام حالات سے بخوبی واقف ہے اور اس کیلئے ایبٹ آباد ترقیاتی ادارہ کو فیز ٹو بنانے کیلئے احکامات دیئے گئے ہیں۔ ہری پور اور چارسدہ میں نئے ترقیاتی ادارے بنانے کی تجویز ہے، کاغان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو فعال بنانے کے اقدامات کئے جارہے ہیں۔

(ھ) سابقہ PUDB کے کام کو محکمہ بلدیات احسن طریقے سے انجام دے رہاہے۔

1189۔ محمد زمین خان: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ٹریف کے مسئلے کے حل کیلئے سرکلر روڈ پشاور کشادہ کیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی کشادگی سے کئی خاندان متاثر ہوئے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ان متاثرین کو متبادل جگہوں پر پلاٹ الاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے;

(د) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ متاثرین کی لسٹ بمعہ متاثرہ جائیداد کا رقبہ و دیگر مکمل تفصیل فراہم کی جائیں;

(ii) جن متاثرین کو متبادل پلاٹ الاٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ان کے نام ولدیت و مکمل پتہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز ان متاثرین کو کس حساب سے کتنے کتنے رقبے کے پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، پشاور شہر میں ٹریفک کے اژدہام کو کم کرنے کیلئے حکومت نے سرکلر روڈ کی کشادگی کا منصوبہ شروع کیا ہے۔

(ب) جی ہاں، سرکلر روڈ کی کشادگی میں سرکاری اور پرائیویٹ املاک متاثر ہوئی ہیں، بالخصوص پرائیویٹ جائیداد کے مالکان کے ساتھ گفت وشنید ایک دشوار گزار اور کٹھن مرحلہ تھا جس کیلئے وقت کے ساتھ بھاری رقم کی بھی اشد ضرورت تھی لیکن ضلعی حکومت کی فہم و فراست اور صوبائی حکومت کی سرپرستی نے اس منصوبے کو کم لاگت میں ممکن بنادیا اور ہر متاثرہ خاندان کے ساتھ علیحدہ گفت وشنید کے ذریعے معاملہ طے پایا ہے تاکہ خزانے پر کم سے کم بوجھ پڑے۔ جسکی تفصیل ایوان میں پیش کی جاچکی ہے۔

(ج) جی ہاں پرائیویٹ املاک کے مالکان کو زمین کی بدلے زمین بمعہ مٹیریل دیئے گئے ہیں جبکہ ضلعی حکومت کے کوارٹروں میں مقیم خاکروبوں کو شاد باغ کالونی میں دو مرلہ پلاٹ اور رنگ روڈ پر تین تین مرلہ پلاٹ کی الاٹمنٹ کی گئی ہے۔

(د) (i) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب سے درخواست ہے کہ وہ نصیر اللہ بابر صاحب کی فوتگی پر فاتحہ خوانی کرلیں۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، مرحوم بڑے Distinguished-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ پلیز۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Leave applications of the honourable Members۔ محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ، آنریبل ایم پی اے 10 جنوری تا 31 جنورری 2011; جناب کشور کمار صاحب، ایم پی اے 10 جنوری تا 12 جنوری 2011; جناب منور خان ایڈوکیٹ، ایم پی اے 10 جنوری تا 12 جنوری 2011; جناب راجہ فیصل زمان صاحب، ایم پی اے 10 اور 11 جنوری 2011 کیلئے; جناب اکرم خان درانی صاحب، قائد حزب اختلاف 10 جنوری 2011 کیلئے; جناب سمیع اللہ علیزئی صاحب، ایم پی اے 10 جنوری 2011 کیلئے Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Leave is granted.

جاوید عباسی صاحب! کیا آپ کچھ فرما رہے تھے ؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، بہت مہربانی۔ بلور صاحب نے نصیر اللہ بابر صاحب کیلئے دعا کروائی ہے۔ وہ ایک عظیم رہنما تھے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی زندگی پر یہاں بات کی جائے اور Specially کراچی کے اندر جو ان کا کارنامہ تھا اور جو دہشت گردی انہوں نے کراچی کے اندر ختم کر دی تھی اور کلاشنکوف کلچر جو اس ملک میں قبضہ کرنا چاہ رہا تھا، جو اس ملک کی سیاسی حالات تھے تو ان میں تبدیلی لانے کیلئے جو صفائی انہوں نے کراچی میں کی تھی، میں سمجھتا ہوں کہ آج آپ مہربانی کریں اور ہمیں اجازت دیں تاکہ ہم ان کو ڈسکس کریں اور پھر بتائیں کہ آنے ولے وقتوں میں بھی ان کی پارٹی ہے اور آج بھی کراچی کے اندر ایک نصیر اللہ بابر کی پھر ایک دفعہ ضرورت ہے صفائی کرنے کی (تالیاں) آج بھی یہ دہشت گرد ایک دفعہ پھر کراچی کو اور ہمارے پختونوں کو یرغمال بنانے کی باتیں کر رہے ہیں تو میری پرزور اپیل ہے اور آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں اجازت دے دیں کہ آج ہم ان کی زندگی پر بھی بات کریں اور ان کے جو کارنامے ہیں، ان پر بھی بات کریں، تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: شکریہ۔ جناب سپیکر، آپ کی فراخدلی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کا ایک اہم سپوت آج اس دنیا سے رخصت ہو گیا ہے۔ ان کے کارنامے تو بہت سارے ہیں اور وہ ہمارے صوبے کے گورنر بھی رہے ہیں اور ہمارے وزیر داخلہ بھی رہے ہیں، اگر آپ اجازت فرما دیں کہ

ہم اس پر کوئی Detailed discussion کر لیں تو آج کا دن بھی ہے اور آج انکا جنازہ بھی ہے تو ہر ایک ساتھی اپنے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس، یہ مختصر سی بزنس ہے، اس کو ہم ختم کرتے ہیں تو پھر اس کے بعد کر سکتے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عطیف الرحمان صاحب۔

بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ پر بحث

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زه د دے ایوان توجه یو ډیر اهم څیز ته را ګرځول غواړم او لکه بار بار مونږ په دے اسمبلئ کښے دا خبره کوؤ، بار بار لکه مونږ دا خبره کوؤ چه زمونږ دلته کښے د بجلئ ډیر لوئے مشکلات دی او زمونږ په حلقو کښے چه کوم دے، لس لس ګهنټے او پینځلس ګهنټے لوډ شیډنګ کیږی۔ تیره ورځ تاسو د دے متعلق یو دغه هم جمع کړے وو چه یره په دے باندے تفصیلی بحث په دے اسمبلئ کښے اوشی خو چونکه د هغے لا تراوسه پورے نمبر نه دے راغلے۔ سپیکر صاحب، زمونږ په ایریا کښے سحر پینځه بجے بجلی ځی او مازیګر څلور، څلور نیمے بجے بلا ناغه بجلی بند وی او د هغے د وجے نه زمونږ په علاقه کښے لکه په دے غونډ پیښور کښے بلکه په دے ټوله صوبه پختونخوا کښے یو ډیر لوئے مشکل سره مونږ مخامخ یو۔ زه دا خبره کوم چه دلته کښے مخکښے هم مونږ سره په دے هاؤس کښے زمونږ سینیئر منسټر صاحب، رحیم داد خان دا وعده کړے وه چه یره د بجلئ وفاقی وزیر به مونږ راولو او هغه سره به په دے باندے دلته کښے تفصیلاً خبره کوؤ، چونکه تر اوسه پورے لکه په هغے باندے هم څه عمل درآمد نه دے شوے او ما د سحره راسے د خپلے علاقے، د ډویژن ایکسئین دے، دوه درے ځل مے هغه سره د رابطے کولو کوشش اوکړو چه یره بهئ تاسو دا په ګهنټو ګهنټو باندے بجلی بندوئ نو په څه وجه ئے بندوئ؟ آیا خلق بل نه ورکوی څه مسئله ده؟ خو چونکه هغه هم دا سے څه Response رانه کړو نو سپیکر صاحب، زه وایم چه د دے بجلئ والا، د دے واپډے والا سره دا حالات ورځ تر ورځه خرابیږی، یو خو د شیډول لوډ شیډنګ وی، ځه د شیډول لوډ شیډنګ ورسره مونږ منلو ته تیار یو او که نه

دوئ مونږ باندے غیر اعلانیه لوډ شیډنګ کوی، بغیر د څه وجے بجلی بندوی نو دا د امن و امان د خرابولو کوشش دوئ کوی، په یو منظم طریقے سره نو پکار دا ده چه د دے خلقو د مخ نیوے اوشی او دلته کښے دے د پیسکو چیف رااوغوښتلے شی او د هغوی نه د د دے باز پرس اوشی چه بهئ دا ولے؟ ولے چه هغه بله ورځ په کوهاټ روډ باندے هم جلوسونه راوتی وو، سبا بله ورځ به په دے یونیورسټی روډ باندے هم اوځی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منور سلطانه بی بی۔

<u>جناب عطیف الرحمان</u>: په دے ورسک روډ به هم جلوسونه رااوځی، خدانخواسته داسے نه وی چه دا ټول پیښور د دے وجے د لاسه دغه شی، حالات پکښے خراب شی نو مهربانی د اوشی چه په دے د یو سیریس ایکشن واغستلے شی او په دے د جی تفصیلی خبره اوشی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ملک قاسم صاحب۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: شکریه۔ جناب سپیکر، اګرچه عاطف خان ډیره زبردسته خبره اوکړه، زه پخپله په ضلع کرک کښے چهتیس ګهنټے، نن دریمه ورځ ده لوډ شیډنګ دے اوبه او بجلی، د دغے نه هوا، د دے نه بغیر انسان ژغیږی نه۔ دا کوم حالات چه جوړ دی، بالکل خلق جلوسونه بار بار او دے صوبه کښے خلق هسے هم د دهشتګردئ شکار دی او ډیر خلق په تکلیف کښے دی۔ د چیف سره صرف دا مسئله حل کیږی نه، مهربانی د اوشی وفاقی وزیر پانی و بجلی د رااوغوښتلے شی او دا اسمبلی د متفقه څه داسے طریقه جوړه کړی چه د دے لائحه عمل، ټوله صوبه په تکلیف کښے ده Specially۔ ده خو لس ګهنټے اوښائیلے، زه چهتیس ګهنټے ګواهی ورکوم، اوس مے د چیف پیسکو سره خبره اوکړه، هغه په اسلام آباد کښے میټنګ کښے دے۔ مونږ سره خوئے چه څه خبرے کیږی هغه یوه یوه وعده ایفا نه شوه نو د دے د پاره څه مضبوط لائحه عمل پکار دے چه دغه د بجلئ او د ګیس چه کوم لوډ شیډنګ دے، دا مسئله چه کومه ده چه سر ته اورسی او دا خلق په سکون شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دے سلسله کښے زه یو عرض کوم که تاسو په دے لوډ شیډنگ باندے خبره کول غواړئ، په دے باندے Already ما تحریک التواء راوستے دے And that was also admitted by this August House. نو May be یو ورځ نیمه کښے په هغه راشی نو بیا به پرے Detailed discussion اوکړو، دا د لوډ شیډنگ باره کښے دے۔

جناب وقار احمد خان: جی، زه هم په دے خبره کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار صاحب۔

جناب وقار احمد خان: په سوات کښے جی لوډ شیډنگ او بل طرف ته خو وولٹیج دومره کم دے چه هغه شوے کسر چه دے، هغه بجلئ ختم کړے دے۔ بجلی خو د سره وی نه او چه وی نو وولٹیج ئے دومره کم وی چه هغه د اوبو مسئله ده، په ښتی کښے هم او په رورل ایریا کښے هم، هلته کښے که ٹرانسفارمرے اوسوزی، مسئله جی د ٹرانسفارمرو ده۔ دوئ پکښے یو نوے دغه رائج کړے ده، رول ئے رائج کړے دے چه د هغه ځائے نه به پوره انکوائری کیږی او دغه کیږی۔ زه پخپله او زما د کلی ٹرانسفارمر خراب دے، پینځلسمه ورځ ده تر اوسه پورے هغه ٹرانسفارمر دلته کښے نه دے دغه شوے نو زما ستاسو په توسط باندے دے مشرانو ته ریکویسټ دے چه دوئ ته وینا اوکړی چه کوم پخوانئ طریقه کار وو، د Reclaim ٹرانسفارمرو، هلته کښے خلق جلوسونه اوباسی، یو لوډ شیډنگ او بل شل شل گهنټے بجلی نه وی، بل ورپسے ٹرانسفارمرے خرابے وی، په مونږ پسے خلق جلوسونه رااوباسی چه تاسو څه له دلته کښے ناست ئے او تاسو مونږ له څه کوئ؟ نو مهربانی د اوشی، د ٹرانسفارمرو هغه زوړ طریقه کار د بحال کړی چه فوری طور هغوی ته هغه Reclaim ٹرانسفارمرے ملاویږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واجد علی صاحب، پلیز۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر، دوئ چه څنگه د دے لوډ شیډنگ خبره کوی د بجلئ، دا دوه محکمے دی یو گیس دے او بجلی ده، دا واپډے والا دوئ دواړو ډیر زیات ظلم زمونږ دے صوبے سره شروع کړے دے او زما په خیال باندے چه څومره په کلو کښے د بجلئ تکلیف دے، د هغے نه زیات په

بنارونو کښې د لوډ شیډنګ د ګیس تکلیف دے نو زما په خیال باندے زه خو به د سوات خبره اوکړم چه د ګیس پائپونه خو شته خو ګیس پکښې تراوسه پورے نه دے راغلے او خاص طور د شپے په یولس بجے راځی او په پینځه بجے باندے ځی نو زما په خیال باندے د دے دوه محکمو نه، دا صوبائی اسمبلی دا سے یو لائحه عمل تیار کړی چه کم از کم زمونږ په دے صوبه کښې دا ګیس اوس پیدا کیږی او د هغے کوم پیداوار چه دے نو کم از کم د دے صوبے هغه حق چه دے هغه په دیکښې مختص شی چه کم از کم زمونږ، دا یخنی ده او نه بجلی وی او نه ګیس وی نو دا خلق به څه کوی؟ نو کم از کم دا خلق دوئ تنګول غواړی، دا کوم Bureaucratic, technocratic approach چه دے دلته د څیزونو ته نو زما په خیال په دے یو مکمل بحث پکار دے او د دے مسئلے څه حل راویستل غواړی چه د دے ګیس او د بجلئ د لوډ شیډنګ نه، د دے ناروا لوډ شیډنګ نه او خاص کر Un scheduled load shedding نه چه دے دا ملک، دا زمونږ دا صوبه خلاصه شی۔ مهربانی جی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر۔

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب خان:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مسٹر عنایت اللہ۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> تھینک یو۔ جناب سپیکر، جس طرح سے واجد علی خان صاحب نے فرمایا کہ گیس اور بجلی کی پیداوار ہمارے اپنے صوبے میں بھی، جناب سپیکر، جب گیس کی لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے تو وفاق سے اور گیس کمپنی کی طرف سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ پنجاب میں گیس کی ضرورت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے وہاں پر Consumption زیادہ ہے اور یہاں تک گیس پہنچ نہیں پاتی لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ گیس تو اب ہمارے ہاں، یہاں پر ہماری اپنی پیداوار ہے، یہاں سے ہو کے وہ پنجاب کی طرف جارہی ہے تو وہ پھر ہمیں کیوں نہیں ملتی اور پھر اس کا کیا مسئلہ ہے؟ اسی طرح بجلی ہے، بجلی کی بھی یہاں پر ہماری اپنی پیداوار ہے اور دوسرا جناب سپیکر، اگر آپ کی تھوڑی سی توجہ ہو کہ سب سے بڑا جو پرابلم ہے، وہ یہ ہے کہ اس وقت کوئی شیڈول نہیں دیا گیا اور صارفین کے پاس کوئی شیڈول نہیں ہے، ایبٹ آباد میں پچھلے دنوں ایک خاندان کے چار بندے صرف اس وجہ سے مرے کہ گیس رات کے وقت یا شام کے وقت اچانک بند ہو گئی اور پھر غیر اعلانیہ وہ آ گئی جس وجہ سے وہ Suffocate کر کے موت کی

اپنی نیند سو گئے جناب سپیکر، اگر کوئی بجلی اور گیس کا شیڈول آ جائے تو کم از کم لوگوں کو پتہ ہونا چاہیئے کہ کس وقت بند ہوگی اور کس وقت آئے گی اور دوسرا یہ جو جواب آ رہا ہے SNGPL کی طرف سے کہ پنجاب میں زیادہ لوڈ ہے تو کیا سب چیزوں کا لوڈ پنجاب میں ہوتا ہے؟ باقی صوبوں کی طرف Divert کر دی جاتی ہیں اور صوبہ خیبر کیلئے کچھ بھی نہیں رہتا جبکہ سب کچھ ہم خود پیدا کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، جب گندم اگائی جاتی ہے تو سب سے پہلے باقی صوبے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں، اس کے بعد ہمیں وہ گندم ملتی ہے اور ہمیں وہ گندم ڈبل ریٹ پر ملتی ہے، جب گیس، بجلی سب کچھ ہم خود پیدا کر رہے ہیں تو سب سے پہلے اس پر ہمارے صوبے کا حق ہے (تالیاں) اس کے بعد باقی لوگوں کا۔ جناب سپیکر، میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ Basicaly یہ وفاق کا معاملہ ہے لیکن وفاق میں بھی انہی پارٹیوں کی نمائندگی ہے جو آج صوبے میں بیٹھی ہوئی ہیں، اس لئے میں بھرپور درخواست کرونگا گورنمنٹ سے اور آپ کی وساطت سے کہ اس ایشو کو Seriously لیا جائے، لوگ سڑکوں پر آ چکے ہیں، جلوس جلسے نکل رہے ہیں اور حالات بہت زیادہ خرابی کی طرف جا رہے ہیں۔ شاید پھر اس وقت کسی کیلئے واپسی کا کوئی راستہ نہ رہے۔ شکریہ۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شازیہ اورنگزیب، پلیز۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر، زمونږ یو روایت دے چه زمونږ کوم میلمانه راځی نو هر ځل هغوی ته مونږ هرکلے وایو۔ نن زمونږ د کالج ماشومان راغلی دی، زما خیال کښے دوئ ته مونږ له اولین ترجیح ورکول پکار وو، ستاسو Behalf باندے زه دوئ ته هرکلے وایم او د خپل Colleagues طرف نه هم دوئ ته هرکلے وایم۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، تاسو نوټس ورکړے دے او په دے باندے په Detailed discussion کوؤ خو ما یوه خبره د ایوان په مخامخ کوله چه د کرک نه زمونږه ملک صاحب دا وائی چه هلته چهتیس گهنټے لوډ شیډنگ کیږی، زمونږ عطیف الرحمان صاحب وائی چه لس گهنټے کیږی نو ما دوئ ته اووئیل چه زما

او د سپیکر صاحب په حلقه کښې درے او شلور ورځے بجلئ نه وی، چهتیس ګهنټے خو هیڅ خبره نه ده، 72 ګهنټے ، پینځه ورځے هډو بجلئ وی نه۔ زمونږ سحر چه شروع شی، مونږ چیف ایګزیکټیو ته وړومبے ټیلیفون کوؤ چه خدائے رسول اومنئ او په هغه ورځ زمونږ یو مشر وئیل، لطیف آفریدی صاحب، د لطیف لا لا وراره وفات شوے وو د بجلئ د وجے نه، شلور ورځے هغه تار کښے بجلی نه وه، هغه هلته پورت وو، تار ته ئے لاس هسے دغه کړو چه بجلی خو هسے هم نه وی نو هغه ورکښے د بجلئ د وجے نه وفات شو۔ سر، زمونږ تاسو ته ریکویسټ دا دے چه دا دے ځائے کښے ستاسو او زمونږ په سربراهئ کښے ډیر میټنګز د واپډے سره کړی دی خو چه سحر شی، آته بجے وړومبے ټیلیفون زما واپډے ته وی او دیکښے هیڅ، په دے ځائے کښے دا مونږ Solve کولے نه شو، زما ریکویسټ دے خپل ایم این ایز ته، د دے مسلم لیګ، د اے این پی، د جے یو آئی (ایف)، د پیپلزپارټئ، چه ګومره د پختونخوا زمونږ ایم این ایز دی، خدائے رسول اومنئ او دا ایشو هلته نیشنل اسمبلئ او سینټ کښے اوچته کړئ۔ دویم ریکویسټ مے دا دے سر چه دا دلته د صوبے په دغه کښے نه کیږی، مونږ سره دوئ وعدے کړی دی، مونږه ورته Arrears راغونډ کړی دی، مونږ خپلو علاقو کښے جرګے کړے دی، واپډا غلا بندول نه غواړی ځکه چه هغوی په کنډو باندے پیسے اخلی۔ میټر د پاره ورته مونږه ریکویسټ اوکړو، پانچ هزار، ګیاره هزار، مونږ ریکویسټ کړے دے د خپلے حلقے د پاره، هغه میټرے نه راوړی چه دوئ غلا بنده کړی نو بیا به خوری څه؟ سر، دا دلته نه کیږی، ریکویسټ دا دے چه فیډرل وزیر د راشی او زمونږ دا مشران چه کوم سینټ کښے ناست دی او په نیشنل اسمبلئ کښے ناست دی، هغوی ته ریکویسټ دے چه څنګه مونږ روزانه دلته ژاړو، یو دوه ورځے د هلته هغوی اوژاړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، دوستوں نے باتیں کیں، یہ ہمارا ایسا ازلی مسئلہ بن چکا ہے کہ ہم جب بھی آتے ہیں تو اسمبلی میں جو بھی سیشن ہوتا ہے تو اس میں بجلی اور گیس کی ضرور بات ہوتی ہے لیکن یہ کسی ڈیپارٹمنٹ کو، ہم ابھی تک اس کو سدھار نہیں سکتے۔ جناب سپیکر، ہم آپ لوگوں کے مشکور ہیں کہ آپ نے میٹنگ بھی بلائی، ہمارے ساتھ انکی Setting بھی کی لیکن ان کا معاملہ جوں کا توں رہتا ہے۔ ابھی میں

آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ میرے حلقے میں اورابھی عنایت اللہ خان جدون صاحب نے بھی بات کی کہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد پی ایف 46، میرا وہ پی ایف 46 ہے، اس میں چار بچے، دو بچے اور دو بچیاں اور ایک ان کی والدہ، وہ پانچ کے پانچ جیسا کہ گیس کا چولھا لگا ہوا تھا اور گیس بند ہو گئی اور اس کے بعد انکی موت واقع ہو گئی، ایک تو میں آپ کی وساطت سے یہ چاہونگا کہ آپ ان گیس والوں پر ایک ایسی Penalty ڈالیں، انکو Compensation ملنی چاہیئے، انکی Death، یہ ہمارے گیس والے قاتل بن گئے ناجی اور وہ پورا گھر اجڑ گیا۔ اس وقت ان کا صرف ایک والد بچا تھا جو لاہور میں تھا۔ دوسری بات میں یہ کہونگا کہ ان کا ایک شیڈول ہونا چاہیئے۔ ہم لوگوں کا سیشن ہوتا ہے، سب کو پتہ ہوتا ہے، اخبار میں آتا ہے، ٹی وی میں آتا ہے کہ ابھی یہ سیشن ہو رہا ہے، ہماری گیس یہ اس وقت بند کرتے ہیں جب ہمارا سیشن ہوتا ہے، اس وقت ہماری ہاسٹل میں گیس نہیں ہوتی۔ یہ آگے پیچھے اور ہمارے اس سیکٹر اور ایریا کو بند کرتے ہیں جب ہمارا سیشن ہوتا ہے تو کم از کم ان دنوں میں تو ہمیں گیس دیں نا۔ ہم تو ہوتے ہی نہیں اور سال میں تین مہینے ہمارا سیشن چلتا ہے تو ان دنوں میں بھی ہماری یہ گیس بند کر کے رکھتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں افتخار حسین صاحب، پلیز۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: اس کے متعلق آپ کو رولنگ دینی چاہیئے۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر صاحب، د غرض خبرے شوے دی، ما پکښے خپله حاضری لګول غوښتل چه دا واپډا چه ده نو دے قوم له ئے ربنتیا زړه چولے دے، د سوئی ګیس او د بجلئ خبره کیږی نو یو خو کورټ په سوئی ګیس باندے هغوی خپله یو حکم جاری کړے وو او د هغے تر ځه حده پورے لږ ډیر اثرات وو خو چه یو څو ورځے تیرے شوے نو د عدالت هغه حکم سره هم سوئی ګیس والا عادت شو او اوس ئے پرواه نه کوی، لهذا دا خبره داسے نارمل اغستل نه غواړی، ایګزیکټیو آرډر خو په خپل ځائے دے او حکومت سره د دے خبرے اختیار شته خو زمونږ د صوبے چونکه هغه دائره اختیار نشته دے نو سپیکر صاحب، پکار دا ده چه مونږ د دے ځائے نه داسے وفد جوړ کړو او دے ته نه ګورو چه ایم این ایز به هلته څه وائی۔ ایم این ایز تر اوسه چه څه وئیلی دی، د هغے به خپل ریکارډ وی خو د صوبے نیغ په نیغه غم زمونږ په غاړه دے۔ زمونږ دا اسمبلی د دے ځائے ده او چه د دے اسمبلئ نمائنده کمیټی جوړه شی او هغه د صدر او د وزیر اعظم سره داسے ملاقات اوکړی چه د واپډے وزیر به هم ناست

وی او د هغوی دا نور خلق ایگزیکټیو، دا به هم ناست وی (تالیاں) چه د دے خبرے وضاحت اوشی چه اخر داسے څه، ځکه چه دا خبرے خو ډیرے شوی دی خو داسے لائحه عمل نه دے تیار شوے چه واپډے ته، د واپډه یو بل ظلم، هغه دا چه کوم خلق د بجلئ بل ورکوی، اول خو بجلی شته نه او چه بجلی وی نو دا د حیرانتیا خبره ده چه نه وی نو دا عام خبره ده، اوس چه بجلی راشی نو سړے حیران شی چه بجلی هم شته نو په دے بنیاد چه د بجلئ بل چا پسے راځی، زه غټو غټو خلقو سره او د مطلب خلقو سره خو د واپډے والا ټول بوجه په غریب راځی او د غریب چه د هغه به یو بلب او یو پنکها وی او چه د بجلئ بل ئے اوګورئ نو پینځویشت زره روپئ او هغه چه په کومه طریقه چکر وهی، زمونږ خو بجلی شته نه نو مونږ ژاړو او چه کومو خلقو ته بل راشی، ته به وائی چه ګنی جنازه راغله، مړے راغلو، داسے هغوی خپل بل ته ژاړی نو د دے خبرے چه، اول دا چه کوم خلق غلا کوی نو دا هم د واپډے ذمه واری ده چه غله اونیسی خو دا نه چه ټوک غلا کوی او چه کوم خلق بل ورکوی نو په هغوی به بل زیات راځی، دا طریقه کار هم غلط دے او څنګه چه چمکنی صاحب دلته کښے اوو‌ئیل چه د دوئ د لوډ شیډنګ پته نه لګی نو چه بجلی لاړه شی، که پکښے څه Fault وی یا څه وی نو دوئ د وخت نه مخکښے بجلی راخوشی کړی نو د لطیف آفریدی صاحب وراره په هغے کښے مړ شو، داسے به خدائے خبر چه څومره خلق په دیکښے مری۔ د سوئی ګیس او د بجلئ په دے وخت کښے چه دا کومه یخنی ده او کومو خلقو ته ضرورت دے، په دیکښے زر تر زره په دے باندے عمل پکار دے۔ مونږ داسے نه وایو چه ګنی زمونږ به څه قصور نه وی، مونږ کښے به هم کمے وی خو مونږ خو غریبئ وهلی یو، د بجلئ چه کوم غمونو وهلی یو، د ګیس چه کوم غمونو وهلی یو، نور چه د قوم نه د قربانئ دا طمع کول چه ګنی مونږ سره به انصاف کیږی، زه خو وایم چه په بجلئ خو زمونږ دومره حق دے چه دا کوم خلق بل ورکوی، پکار ده چه مونږ هم هغه کار شروع کړو چه کوم انصاف دوئ مونږ سره نه کوی چه مونږ هم خپله بجلی بیا په خپل زور استعمالوؤ، (تالیاں) لهذا زه دا یوه خبره چه څنګه په سوئی ګیس کښے عدالت ایکشن اغستے دے، په ځائے د دے چه مونږ انتظار کوؤ او ټوک لاړ شی عدالت ته او عدالت دا اعلان اوکړی چه دا بجلی

خو د دے صوبے دہ، اول بہ د دے صوبے کور پورہ کوئ او بیا بہ ئے نورو لہ ورکوئ نو مونږ د اسمبلئ نہ دا آواز اول اوچت کړو پہ ځائے د دے چہ عدالت تہ غریب او مصیبت زدہ خلق لاړ شی او ھغوی تہ احکامات جاری کړی، پکار دہ چہ اسمبلی ایکشن واخلی چہ زمونږ د صوبے بجلی بہ اول پہ صوبہ کښے پورہ کیږی، پس د ھغے چہ کوم دے نو بیا بہ نور پاکستان تہ ځی، ھلہ بہ دا لوډ شیډنګ ختمیږی۔ ډیرہ مھربانی۔ (تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں-----

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہ دے خبرہ باندے تاسو خبرہ کول غواړئ؟

جناب محمد علی خان: او جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو دا خو ما Already عرض ھم اوکړو چہ پہ دے باندے یو تحریک التواء ما پیش کړے وہ، ھغہ ایډمټ شوے ھم دہ، ډیټیل بحث بہ پہ ھغے باندے اوکړو، نور بہ ټائم نہ ضائع کوؤ، البتہ زہ ټریژری بینچز تہ یو ریکویسټ کومہ-----

جناب محمد علی خان: نہ جی، زہ دیکښے یو وضاحت کول غواړم۔

سینئر وزیر(بلدیات): دوئ د اوکړی خیر دے، خیر دے دوئ تہ فلور ورکړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب،پلیز۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، ډیرہ شکریہ۔ څنګہ چہ ثاقب خان خبرہ اوکړہ چہ څہ ملګری وائی چہ مونږ تہ لس ګھنټے بجلی بندہ دہ، مونږ تہ اتہ ګھنټے بندہ دہ، لس، دولس ګھنټے ثاقب خان اووئیل ستاسو حوالہ ئے ورکړہ او د خپلے علاقے حوالہ ئے ورکړہ چہ ھلتہ دوہ ورځے او درے ورځے بندہ وی، ھم دغہ مثال او ھم دغہ کار زما پہ علاقہ تحصیل شبقدر کښے ھم دے، ھلتہ ھم درے، درے ورځے بجلی بندہ وی، دوہ، دوہ ورځے بندہ وی۔ بیګاہ ما تہ اطلاع راغلہ چہ مونږ د چونتیس ګھنټو نہ زیات وخت اوشو چہ بجلی بندہ دہ، ما ټیلی فون اوکړو نو د ھغوی لنډہ خبرہ دا دہ چہ فیډر Overload دے، چودہ فیډرز دی او پہ چودہ

فیډرو کښې جی په تحصیل شبقدر کښې هغوی وائی چه دیارلس فیډرے Over load دی، دا څه قهر راپریوتو چه دیارلس فیډرے یکدم په یو ځل Overload شوے ، دومره وخت واقعی دغه نه دے شوے خو د یو منصوبه بندئ لاندے مسئله شروع ده۔ شبقدر ته جی لوئے ټرانسفارمر هم راغلے دے ، 26 K.V ورته وائی که څه ورته وائی؟ هغه راغلے هم دے ، یو میاشت دوه اوشوے چه پروت دے راغلے دے ، ټاټئ ورله جوړه کړے ده، پروت دے۔ هغے د پاره څه سپئر پارټس لګی، د هغے د فیکسنګ د پاره سړی لګی نو ما چیف ایکزیکټیو ته هم ریکویسټ کړے وو، دلته سپیکر صاحب راوستے وو، په چیمبر کښے ورته ما خبره کړے وه، هغه وئیل چه یکم جنوری له به کار شروع شی، نن دا دے 10 تاریخ دے اوسه پورے په هغے کار نه دے شروع شوے ، چه دا ټرانسفارمر اولګی نو مونږ ته به مسئله حل شی۔ بل دا ده چه په هغه علاقه کښے بیګاه چه ما تاسو ته اووئیل چه ما ټیلی فون اوکړو نو ایس ډی او ټیلی فون یو ځل زما اټینډ کړو بیا ئے Off کړو نو نن سحر ورپسے زه ورتلم خو زما هائی کورټ کښے تاریخ وو، دا خبره جی شر او فساد ته اوځی، یا خو زه پراونشل ګورنمنټ ته وایم، ریکویسټ کوم چه هغوی سنټرل ګورنمنټ سره خبره اوچته کړی، دا خبره د حل کړی او که دا حل کیږی نه نو کم ازکم زه خو د خپلے علاقے دا وایم چه هلته به شر او فساد کیږی او هغه شر او فساد پیښنور ته به رارسی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> دا میاں صاحب چه کوم Proposal ورکړو، د کمیټئ لکه----

<u>جناب بشیر احمد بلور {(سینئر وزیر (بلدیات)}:</u> جناب سپیکر صاحب، زه یو خبره کول غواړم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تاسو په دے خبره کول غواړئ؟

<u>سینئر وزیر(بلدیات):</u> په دے به هم خبره کوم خو باقی دا زمونږ ماشومان راغلی دی د آئی سی ایم ایس نه، دوئ ته ویلکم کوؤ، دے اسمبلئ ته راغلی دی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> هغوی ته زه هم ویلکم کومه، ما هم لا نه دے کړے ، دا آئټم چه ختم شی نو بیا هغے نه پس ئے کوؤ، خیر دے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): او مونږ دوئ ته دا هم وایو چه دا ستاسو د صوبے اسمبلی د خدائے په فضل سره د مسائلو او دے د پاره دغه دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): پوره په مسائلو باندے مونږ دلته ډسکشن هم کوؤ او ځومره تکلیفات چه زمونږ د صوبے خلقو ته دی، هغه مونږ دلته Highlight کوؤ۔ سپیکر صاحب، ستاسو علم کښے شته چه نن سبا دے گیس باندے ډیر مړی کیږی چه چرته گیس بند شی نو بیا سحر پته لگی چه یره خلق پکښے مړه دی۔ سپیکرصاحب، مخکښے به دے گیس کښے یو بوئے وو، هغے کښے دوئ به فاسفورس اچولو نو هغه بوئے به وو نو بیا به خلقو ته پته لگیده چه یره گیس Leak دے، دا چه کوم وخت نه تقریباً دے کال دوئ بالکل هغه فاسفورس نه دے اچولے پکښے، اوس دا گیس چه Leak هم وی نو بوئے نه راځی چه سړے ئے Feel کړی، چه یره گیس Leak دے او زه دا گیس بند کړم، مخکښے به داسے وو چه چرته گیس به Leak شو، هغے نه به بوئے راتلو نو خلقو به گیس بند کړو۔ اوس هغه گیس کښے فاسفورس نه اچوی نو زه دا فلور آف دی هاؤس ورته وایم، دا سوئی گیس والو ته هدایت ورکوم چه مهربانی اوکړئ، دا گیس ډیپارټمنټ، سوئی نادرن گیس والو ته چه مهربانی اوکړئ، دے باندے غور اوکړئ او چه دا تاسو ځومره خلق پکښے مړه کیږی، بیا به ستاسو ذمه واری وی، د دے خبرے چه دے گیس کښے چه بوئے نه وی نو ځنگه به معلومات کیږی، چه یره دا گیس Leak دے که نه دے leak، سړے مړ شی او هغه ته پته هم نه وی چه یره ځنگه مړ یمه نو دا مهربانی اوکړئ چه دا ستاسو په وساطت ورته هدایت کوم چه مهربانی اوکړئ، دا بوئے والا شے چه دے هغه فاسفورس دے او که هر شے وی، هغه پکښے واچوئ چه هغوی ته د بوئے پته اولگی سپیکر صاحب-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Repetition ته ضرورت نشته۔ Repetition is the wastage of time، ستاسو خوښه ده خو دے باندے هسے هم۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، بل د گیس باره کښے یو عرض کومه سر۔ د گیس باره کښے مے دا عرض کولو چه هغے باندے Contempt of court هم شوے دے، زمونږ G.M باندے اوG.M په Contempt of court کښے عدالت ته هم ځی راځی، چه ده باندے دا ولے زیاتے کوی؟ او هغوی آرډر کړے دے چه دا به دلته د گیس لوډ شیډنګ نه کیږی، Contempt of court هم پرے شوے دے۔ سپیکر صاحب، دریمه خبره دا عرض کوم او معافی غواړم چه هغه جنرل بابر صاحب باره کښے خبرے اوشوے او زمونږ دے حکومتی سائډ نه خبره او نه شوه، زه دا وایم چه جنرل بابر صاحب چه وو نو هغه ډیر پوهه سړے وو، باوجود د دے نه چه هغه جنرل وو خو هغه سیاسی طور باندے دومره مخکښے وو چه هغه زمونږ د صوبے گورنر پاتے شوے وو، هغه فیډرل منسټر پاتے شوے وو، د هغے دے صوبے د پاره، د پاکستان د پاره د هغوی ډیر خدمات دی، مونږ هغوی ته خراج عقیدت هم پیش کوؤ او هغه چه کوم کارونه کړی دی، هغه Appreciate کوؤ او دعا خو مونږ هغه د پاره کړے ده خو خالی دا عرض کوم چه مونږ د حکومت د طرف نه هم دا عرض کوؤ چه هغه ډیر لوئے سړے وو، ډیر پوهه سړے وو او ډیر قابل سړے وو، د هغوی ډیر خدمات دی، د دے ملک د پاره او د دے صوبے د پاره۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: ډیره شکریه جی۔ میاں افتخار صاحب یو خبره کړے وه او زما معلوماتو کښے هغه داسے وه نو زه لږ غوندے هغه ریکارډ ټهیک کول غواړمه، غالباً میاں صاحب دا یو خبره کړے وه چه عدلیه په دے باندے ایکشن واخلی نو زه ورته یادول غواړم چه عدلیه په دے باندے ایکشن اغستے دے لیکن عدلیه چه فیصله اوکړی او انتظامیه منولو د پاره تیاره نه وی نو بیا خو په هغے باندے عمل نه کیږی، دے زړو ورځو کښے عدلیه دا وینا کړے وه او د یو قانون حواله ئے ورکړے وه چه د هغے تحت تر څو زمونږ بجلی نه وی پوره شوے نو مونږ به بهر بجلی نه ورکوؤ او بیا هائی کورټ دا وینا هم کړے ده چه دلته به لوډ شیډنګ نه کیږی، دا به د لوډ شیډنګ نه پاک وی۔ زما دا خیال دے جی، دا دفتر د دوئ چه دے، دا په صوبه خیبر پختونخوا کښے دے، بهر نه دے، زما دا ملګری د خفه

کیږی نه، دوئ دا دے تجویزونه راکوی، لږ غوندے به مونږ له سترګے ښودل غواړی، یو زره غوندے چه مونږ سترګے اوښایو کنه نو دا مسئله حل کیږی، چه نن دلته نه بشیر خان دا اعلان اوکړی چه دا دفتر بند کړئ او یو ملازم به نه داخلیږی ترڅو پورے چه زمونږ مسئله حل شوے نه ده نو زه چیف راغواړمه او چیف زما خبره نه منی، چیف سره اختیار نشته نو دے بے اختیاره سړی سره تاسو ولے خبره کوئ؟ نن چه دلته دا خبرے اوکړئ چه دا دفترے بندے دی، ټولے د واپډے دفترے بندے دی نو چه ترڅو زما د صوبے خبره حل شوے نه ده، زما د صوبے نه بجلی پیدا کیږی، زما د صوبے نه بجلی نورو ځایونو ته تقسیمیږی نو مونږ دا خبره داسے آسانے سره حل کولے شو جی، بیا به دا صدر صاحب هم مونږ نه تپوس کوی، وزیر پانی و بجلی به هم ما نه تپوس کوی، وزیر اعظم به ما نه تپوس کوی، زما اهمیت کښے به اضافه اوشی، نن تاسو سره د اختیار واګی دی او د "خپله خاوره خپل اختیار" که بله ترجمه نه وی نو دا ترجمه ئے خامخا ده چه زما زمکے نه بجلی پیدا کیږی، *(تالیاں)* د هغے استعمال ما له پکار دے، هغه استعمال بل چا له نه دے پکار، چه زما کور پوره شی نو بیا زه خیرات کولے شمه، چه زما کور کښے لوږه او تنده وی نو زما خیرات نه کیږی، پنجاب یا سندھ یا بلوچستان یا د پاکستان چه نورے کومے علاقے دی، هغوی هغه وخته پورے زما بجلی نه شی استعمالولے چه زما ضرورت نه زیاته نه وی۔ نن ډیره مزیداره خبره اوشوله، تاسو په دے باندے تحریک التواء هم پیش کړے ده، کله چه تاسو تحریک التواء پیش کوله نو تاسو سره د فیصلے قوت نه وو، تاسو صرف بطور ممبر خبره کوله، نن اتفاق داسے دے چه هغه تحریک التواء باندے خبره هم کیږی او تاسو سره د فیصلے قوت هم دے، که داسے یو نره غوندے فیصله اوکړئ، ډیر خوند به اوکړی جی۔ مهربانی۔

__سینئر وزیر (بلدیات):__ سپیکر صاحب، زه دا خبره کوم چه مولانا صاحب۔۔۔۔۔

__جناب ڈپٹی سپیکر:__ *بشیر بلور صاحب۔*

__سینئر وزیر (بلدیات):__ چه مولانا صاحب خو ډیرے ښه خبرے اوکړے خو دوئ پخپله مرکزی حکومت کښے ناست وو، د دوئ په تقریرونو نه کیږی خو دا وایو چه بالکل دا ګیس، دا بجلی، دا زمونږ حق دے چه مونږ ته ملاؤ شی او دا مونږ مرکز

ته هم وایو او دا څنګه چه میاں صاحب Proposal ورکړو، کمیټی به هم تاسو جوړه کړئ، مونږ به پرائم منسټر سره هم ملاویږو، مونږ به پریذیډنټ سره هم ملاویږو، مونږ به د خپل حق خبره کوؤ او بیا تاسو اووئیل چه "خپله خاوره خپل اختیار" د خدائے فضل سره چه مونږ کومے خپلے خبرے کړے وے او "خپله خاوره خپل اختیار" باندے شپږیشت محکمے چه دی، مرکز نه صوبے د پاره مونږ انشاء الله واغستے خو دا ده چه داسے مونږ سره مه کوئ چه دلته حالات داسے پیدا کړو چه مونږ سره جنګ کوئ او په خپله خو حکومت نه مولانا صاحب استعفیٰ ورکړے ده او مونږ خامخا حکومت سره جنګوی۔ جناب سپیکر صاحب او مفتی صاحب، ستاسو په وساطت دا عرض کوؤ چه مونږ داسے جهګړے نه کوؤ، مونږ دلته داغواړو۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Please take your seat, listen please.

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: سپیکر صاحب، زه دا عرض کوم، زه د ولی خان، زه د اسفندیار ولی خان او زه د پرائم منسټر آف پاکستان ډیر زیات شکرګزار یمه چه هغوی داسے حالات، چه کوم وخت دے ملک کښے داسے کرائسز وو، خلقو وئیل چه نن حکومت روان دے، سبا حکومت روان دے، دا زمونږ کراچی کښے چه کوم زمونږ Exchange دے هغه پوره کښیناستو، دا حالات پیدا شول چه یره حکومت ختمیږی او چه د حکومت دا حالات پیدا شی نو سپیکر صاحب، نه ورسره څوک خبره کوی، نه فارن نه پیسے راځی، نه هغه Exchange داسے کار کولے شی نو په دے د خدائے فضل سره هغوی کښیناستل او دا فیصلے ئے اوکړے، نن تاسو اولیدل چه هغه ایم کیو ایم هم په سرکاری سیټونو باندے کښیناستل او د پرائم منسټر هم ستائینه کوؤ، د پرائم منسټر او د اسفندیار ولی خان د دے سوچ چه هغوی یو ځائے شول او نن هغوی دا هم اعلان اوکړو چه مونږ د نواز شریف چه کوم هغوی پوائنټس ایښودی دی، هغه مونږ انشاء الله هغے باندے به عمل کوؤ۔ دا حکومت چه دے، دا مونږ غواړو چه Reconciliation وی، مونږ غواړو چه ټول اپوزیشن مونږ سره یو ځائے شی او مونږ دا دا مسائل ډیر زیات دی، دا مسائل داسے نه دی چه یو پارټی ئے حل کولے شی، دا مسائل

دومره زیات دی چه دا ټولے پارټئ به په یو ځائے کښینوؤ انشاءالله، دا مسائل به حل کوؤ او دا حکومت به انشاء الله پینځه کاله پوره کوی۔ مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب۔Last one this, this is last one, no moreآپ پلیز، صابر شاہ صاحب،پلیز۔

سید محمد صابر شاہ: شکریه۔ جناب سپیکر، ډیره مهربانی جی۔ دا چه کوم د بجلئ مسئله ده، دا انتهائی اهم مسئله ده، هم دغه شان د ګیس مسئله خو خصوصاً د بجلئ حوالے سره زما ګزارش دا دے چه دا ډیره زیاته اهم مسئله ده لیکن زه افسوس کوم چه دا مسئله چه کومه ده، دا اهم مسئله ده۔ نن د مفتی صاحب خبرے هم ما واوریدے او د حکومت په Behalf باندے د بشیر خان خبرے هم ما واوریدے خو زه ډیر معذرت سره دا ګزارش کومه چه دواړو غاړو نه ګیم شروع دے، په یو بل باندے د الزاماتو یو بوچهاړ دے، د اصل خبرے غاړے ته ثوک نه راځی لګیا دی، په مرکزی حکومت کښے اے این پی هم ناسته ده او-----

جناب شاہ حسین خان: مونږ نه یو ناست-----

سید محمد صابر شاہ: ناست یئ، تاسو هم ناست یئ که نن نه وی، دا وائی "نن دے که سبا دے دا وطن د زرغن شاه دے"۔ (تالیاں) تاسو به سبا انشاءالله تعالیٰ په دے حکومت کښے یئ او دا موجوده ثنګه چه بلور صاحب اووئیل په ملک کښے یو مفاهمتی دغه خبره کوی او د نواز شریف چه کوم دولس نکات ورکړی وو په هغے باندے چه کوم Response راغلے دے نو زه وایم که دوئ نه غواړی نو بیا به هم دوئ حکومت ته واپس راځی، د دے ملک دا مسائل چه کوم مونږ ته راپیښ دی، دا زمونږ مخکښے چه کوم مشکلات راپیښ دی، دا ملک چه کوم مصیبتونو سره دوچار دے، زمونږ بله څه چاره نشته دے چه مونږ هغه نکات چه کوم میاں محمد نواز شریف د مسلم لیګ طرف نه پیش شوی دی، چه کوم باندے وزیر اعظم نن یو Positive response ورکړو، په هغے باندے به یقیناً دوئ هم راځی لیکن زه دا ګزارش کوم چه دا Crises، دا مشکلات نن بجلی نشته، نن

ګیس نشته، نن بے روزګاری ده، نن زمونږ کارخانے بند دی، نن زمونږ صنعتونه بند شول نو جناب سپیکر، زه دا ګزارش کوم چه دا مسائل سنجیده ګئ سره ولے نه اوچتیږی؟ زه متنازعه خبره نه کول غواړمه، زه دا نه وایم چه د کالا باغ ډیم حوالے سره به زه خبره نه کوم لیکن په دے ملک کښے زمونږ د بجلئ ضرورت خو پوره کول دی، تاسو که کالا باغ ډیم نه جوړوئ نو بهاشا ډیم باندے سنجیدګی ولے نه ښکاری، ولے نن نور ډیمونه چه کوم په صوبه سرحد کښے دومره زیات Potential دے، هغے ډیمونو باندے په War footing باندے کار ولے نه کیږی؟ او زه دا ګزارش کوم او زه د پیپلز پارټئ خو نن زما په خیال بائیکاټ دے، دا یو زمونږ مشر ښکاری خو د ده خولا پوره پته نشته چه دے په اپوزیشن کښے دے او که دے په حکومت کښے دے (قہقہہ/تالیاں) دا پرون نه هغه بل پرون چه دا زه وایمه ډیره افسوسناکه ورځ وه وائی:

؎ آ عندلیب مل کے کریں آہ وزاریاں تو ہائے دل پکار میں چلاؤں ہائے دل

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب! پلیز چیئر سے مخاطب ہوں اور ٹائم کا خیال رکھیں کیونکہ بار بار میں عرض کر رہا ہوں، بار بار میں کہہ رہا ہوں کہ اس کی Already تحریک التواء منظور ہو چکی ہے۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر ڈیٹیل بحث کریں گے لیکن آپ To the point بات کریں۔

سید محمد صابر شاہ: آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ نے Veil out کرنے کی کوشش کی، آپ کی بڑی مہربانی لیکن میں کہتا ہوں، ان کا تو پتہ بھی نہیں چل رہا کہ یہ حکومت میں ہے یا اپوزیشن میں، جو کچھ ان کے ساتھ ہے، اس دن ہوا لیکن میں چھوڑ دیتا ہوں، اس بات کو میں اس طرف آنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ملک میں آپ کے جو Coal کے ذخائر ہیں جو پانچ سو سال تک اگر انہیں استعمال کریں تو آپ کے ذخائر ختم نہیں ہوتے، اگر ڈیم بنانے سے آپ سمجھتے ہیں کہ ڈیم بنانا جو ہے، اس سے الرجی ہے تو Coal کی طرف کیوں نہیں آرہے ہیں؟ آپ پرائیویٹ سیکٹر میں جارہے ہیں، Rental power کی طرف جارہے ہیں، اربوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں، مہنگی ترین بجلی کی طرف جارہے ہیں لیکن آپ کے پاس اتنا بڑا ذخیرہ ہے، آپ اس کو استعمال کیوں نہیں کر رہے ہیں، آپ Coal کی بجلی کیوں استعمال نہیں کر رہے ہیں؟ کیوں نہ ہم یہاں پر، اگر ہم مگرمچھ کے آنسوں بہائیں تو کیوں نہ ہم اس بات پر آئیں کہ مل کر آج مرکزی حکومت سے کہیں کہ

چھوڑ دیں ہمارے اعصاب سے کھیلنا، چھوڑ دے اس ملک کے عوام کے جذبات سے کھیلنا، چھوڑ دے، آپ آئیں، اس طرف اور ہم ملکر ایک قرارداد پیش کریں کہ جناب، اگر آپ ڈیم نہیں بنانا چاہتے، آپ کو اگر اس ملک کے اس اہم مسئلے کو حل کرنے کیلئے اگر ڈیم بنانے میں کوئی مشکل درپیش ہے تو پھر آپ آئیں کوئلے کے جو ذخائر ہیں، ان سے بجلی پیدا کریں اور خدا کیلئے اس ملک کے عوام پر ترس کھائیں اور اس مسئلے کو حل کریں۔ شکریہ۔

Deputy Speaker: Now coming to the next item, item No.7.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ Personal explanation پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا تو یہ خیال تھا کہ جب یہ ایڈجرنمنٹ موشن Already admit ہو چکی ہے تو ٹائم آئے گا، اس پر بحث کریں گے لیکن پیر صاحب نے میری طرف اشارہ کیا، مجھے تو پتہ نہیں لگ رہا کہ میرے ساتھ کیا ہوا، یہ تو اس نے بتایا بھی نہیں لیکن ایک بات میں بتادوں، ایک بات میں بتادوں۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: خنجر پہ کوئی داغ نہ دامن پہ کوئی چھینٹ تم قتل کرے ہو کہ کرامات کرے ہو ان کو پتہ بھی نہیں ہے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جب یہ بول رہے تھے تو میں خاموش تھا، جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ کافی دفعہ Elect ہو کر آئے ہیں، ان کو رولز کا پتہ ہے کہ جب ایک ممبر بول رہا ہو تو چیف منسٹر بھی لیکن جناب سپیکر، ایک بات جس طرف انہوں نے اشارہ کیا، کیا ان کی پارٹی دو دفعہ پاکستان میں حکومت نہیں کر چکی ہے، کیا ان کی پارٹی اس صوبے میں دو دفعہ حکومت نہیں کر چکی ہے، کیا یہ خود وزیراعلیٰ نہیں رہ چکے ہیں، کیا اس وقت ان کو Coal کے ذخائر کا خیال نہیں تھا، کیا ان کو اس وقت ڈیمز کا خیال نہیں تھا، کیا ان کو اس وقت بجلی کی Shortage کا خیال نہیں تھا، کیا ان کو اس وقت مہنگائی کا خیال نہیں تھا، کیا ان کو اس وقت بے روزگاری کا خیال نہیں تھا، کیا پنجاب میں بے روزگاری نہیں ہے، کیا پنجاب میں مہنگائی نہیں ہے، (تالیاں) جناب سپیکر، وہاں پر ان کی حکومت نہیں ہے؟

سید محمد صابر شاہ: جناب میں Point of personal explanation میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، آپ کی بڑی مہربانی۔ پیر صاحب! یو سیکنڈ، دا تاسو باندے څه چل او شو؟ دا فلور ما سره دے۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Pir Sabir Shah Sahib, I say to take seat, please.

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: صابر شاہ صاحب، پلیز۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: یو منٹ کنه یار۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، رولز کا خیال رکھیں Otherwise پھر میں Rules apply کرلوں تو پھر آپ خفا ہونگے، پلیز آپ سنجیدہ لوگ ہیں، سینیئر لوگ ہیں۔ یہ تو کوئی چوک یادگار نہیں ہے، میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ اس پر Already یہ ایڈمٹ ہوا ہے لیکن آپ یہاں بارہ بجے آکر پھر یہاں پر آپ تقریر کرتے ہیں، جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: دا سے مه پاڅه کنه یار۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، یہ کوئی کلاس روم نہیں ہے اور یہ کوئی اصول نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بارہ بجے کا ٹائم بھی نہیں ہوتا ہے، آپ سنجیدہ خود بھی نہیں ہیں، سنجیدہ۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: یہ اسمبلی ہے، یہاں حقوق کی بات ہوگی چاہیں تو آپ کو تکلیف ہوتی ہے، ہمیں دیں لیکن یہ سکول نہیں ہے، نہ آپ ہیڈ ماسٹر ہیں بلکہ آپ سپیکر کی مقدس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں، عوام کے مسائل کی بات ہو رہی ہے اور ہم عوام کی بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بارہ بجے آئے ہیں، یہ تو آپ کا عوام کے ساتھ کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں ہے آپ کے پاس اور۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دا په ده څه شوی دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار! آپ ڈیلی بارہ بجے آتے ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: خدا کیلئے ہیڈ ماسٹر بن کے ڈائریکشنز نہ دیں، آپ انصاف کی کرسی پر بیٹھے ہیں، آپ انصاف کی بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بارہ بجے، اکثر لیٹ آتے ہیں، You are late comer، اکثر لیٹ آتے ہیں، آپ بارہ بجے آتے ہیں، بارہ بجے آپ کا ٹائم ہوتا ہے، یہ آپ اپنے آپ کو کہتے ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: اس طرف سے جو کچھ ہو رہا ہے، آپ وہاں ڈائریکشنز نہیں دیتے، ہم بات کر رہے ہیں اور آپ اس طرح کی بات کرتے ہیں تو آپ کا رویہ غلط ہے۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ آج ہمارے جوان یہاں پر آکر بیٹھے ہیں اور ہمارا انظارہ دیکھ رہے ہیں کہ وہ ہم سے کچھ سیکھ سکیں۔ آج ہم نے ان کو جو سکھایا، وہی لوگ قوم کو لوٹائیں گے اور بڑی عجیب سی بات لگتی ہے کہ لوڈ شیڈنگ پر بات ہو رہی تھی، اگر ہماری آپس کی چپقلش اتنی ہے تو لوڈ شیڈنگ کیوں نہیں ہو گی؟ کیا آپ نے وہ مسئلہ بیچ میں قتل کر دیا، ختم کر دیا؟ یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔ خدارا ایسی کوئی بات نہیں اور اپنی بات سنائیں لیکن سپیکر صاحب کے حوالے سے اسمبلی میں کچھ بھی کہے گا تو اس کو من وعن مانا جائے گا، اس کے بغیر اسمبلی چل نہیں سکتی اور یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے کہ کسی کو فلور نہ دیا جائے، وہ بولتا رہے۔ میں اپنے چھوٹوں سے معذرت چاہونگا کہ وہ ہم سے یہ نہ سیکھیں کہ کل ان کو سپیکر اجازت نہ دیں اور وہ ممبر بنیں تو اس طرح بولتے رہیں، سپیکر کی بات ماننی ہے تو اسمبلی چلے گی، عدالت میں جج کی بات ماننی ہے تو انصاف چلے گا، چاہے کچھ بھی ہو تو صوبے میں وزیر اعلیٰ کو مانا جائے گا جس طرح پیر صاحب کو ہم نے مانا تھا، اس لئے چلتا رہا، کسی نہ کسی عہدے کو ماننا پڑتا ہے تو چلنا پڑتا ہے۔ بہر کیف کالا باغ کے حوالے سے بات ہوئی، کالا باغ پر ہمارا سٹینڈ بالکل کلیئر ہے، اس میں کوئی دو معنی نہیں ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارا قتل ہے، کسی طور پر بھی کالا باغ کو بننے نہیں دینگے اور ہم اپنی قبروں پر چراغ جلانے نہیں دینگے۔ (تالیاں) یہ عجیب منطق ہے کہ جب ایک سیدھا سادھا مسئلہ ہے، اس کو اتنا الجھایا جائے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہر ایک کو موقع ملا ہے، کوئی بھی اس ملک میں Energy کا اگر کسی کو فکر ہے تو لازمی بات ہے کہ ہر ایک کو اپنی حکومت کے حوالے سے کہے، بھاشا ڈیم پر کام کیوں شروع نہیں کیا ہم اب بھی کہہ رہے ہیں کہ بھاشا ڈیم پر کام شروع کرو اور بہت سارے ڈیمز ایسے ہیں لیکن جب ہماری دھرتی پر لوڈ شیڈنگ کی فکر پڑی ہے، آپ ہمیں ڈبونا چاہ رہے ہیں اور ہمیں تباہ کرنا چاہ

رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کالا باغ ڈیم اس صوبے کی تباہی کا منصوبہ ہے اور تمام ملک کی تباہی کا منصوبہ ہے، سندھ بھی اس کا مخالف ہے، بلوچستان بھی مخالف ہے، خیبر پختونخوا بھی مخالف ہے، لہذا غیر متنازعہ منصوبے پاکستان میں موجود ہیں، اس پر کام کیا جائے۔ تو ایک بار پھر سپیکر صاحب، میں معذرت چاہونگا کہ اس طرف لوٹ کر آنا ہے کہ لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ ہے، سوئی گیس کا مسئلہ ہے، اس کیلئے کمیٹی بنانی ہے اور اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لینا ہے۔ میں چھوٹوں سے یہی کہونگا کہ اگر ہم سے آج کچھ ایسی بات ہوئی ہے تو خدارا وہ بات نہ سیکھیں، جو مثبت ہے تو وہ سیکھ کر جائیں۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صاحب څه خبره ده؟

سید محمد صابر شاہ: جی، میں اسی Response پر بات کر رہا ہوں، آپ نے مجھے فلور دیا اور میں نے فلور پر بات کی، پہلے یہاں پر کوئی ایسی بات نہیں ہوئی کہ آپ نے فلور نہیں دیا اور ہم نے اس پر بات نہیں کی، آپ نے فلور دیا تو میں نے بات کی۔ اگر میرے بھائی چاہتے ہیں کہ ہم بات نہ کریں تو میرے خیال میں ہم پھر بھی بات کریں گے، یہ ہمارا Right ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ خدا کیلئے آپ کالا باغ کو Politicize نہ کریں، میں نے یہ بات کہی کہ میں کالا باغ کی بات نہیں کرتا، میں بھاشا کی بات کرتا ہوں کہ بھاشا ڈیم کیوں نہیں بن رہا؟ وہی بات آپ نے کی لیکن آپ نے کالا باغ کو ایک Political issue کے طور پر کہ جی ہم جان کی بازی، بابا! ہم نے کالا باغ ڈیم کی بات کی، جب آپ کی طرف سے Reaction آیا تو ہم نے کہا کہ اس وقت تک ایک اینٹ بھی نہیں رکھی جائے گی جب تک اس پر قوم کو اعتماد میں نہیں لیا جائے گا، لہذا معاملات کو الجھانے کی کوئی ضرورت نہیں، جو اصل مسئلہ ہے تو اس کی طرف میں نے بھی نشاندہی کی ہے، نہ ہمیں سبق پڑھایا جائے، ہم آپ کا بھی اور اس کرسی کا بھی احترام کرتے ہیں اور ہم آپ سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں اور حکومت سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ جب ہم کوئی جائز بات کریں تو ٹھیک ہے، عددی طور پر شاید ہمارا نمبر کم ہوگا، ہم سے کم یہاں پر ہمارے ساتھی بیٹھے ہیں، ہم سے تھوڑے زیادہ لیکن آپ سے کم بھی ہمارے بھائی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن Right سب کا ہے، خدا کیلئے ہم نے کوئی ایسی بداخلاقی کی بات نہیں کی، ہم نے عوام کی بات کی ہے، ہم عوام کے ووٹ لیکر آئے ہیں، آپ بھی عوام کے ووٹ لیکر آئے ہیں اور یہاں بیٹھا ہوا ہر ممبر عوام کے ووٹ سے آیا ہے، اگر وہ یہاں پر بات کرے گا تو بداخلاقی کا لیبل لگا کر کہ بچے کیا کہیں گے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب پیر صابر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: بچوں کے منہ میں میٹھی گولیاں ڈالیں کہ بچے خاموش رہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صاحب، بس، I would like to----

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، میں بھی وضاحت کر دوں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب، آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر اطلاعات: میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں، دو لفظ اس نے میٹھے بولے تو اس کا شکریہ ادا کر لوں کہ اس نے وضاحت کر دی اور اچھا ہوا کہ لوٹ کر آئے تو یہ بہتر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، میں سب معزز اراکین کی توجہ رول 223 کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور یہ بہت ضروری ہے:

"**223. Rules to be observed by Members present:-** A Member while present in the Assembly-

(a) shall not cross between the Chair and a Member who is speaking; Next one, shall not, here use the word 'shall', shall means, it is mandatory.

(b) shall not read any book, newspaper or letter, except in connection with the business of the Assembly; The third one.

(c) shall not interrupt any Member while he is speaking, except as provided in these rules and with the permission of the Speaker".

Now, the other rules on the subject is rule 219, rule 219 says:

"**219. Rules of debate:-** (1) The subject matter of every speech shall be strictly relevant to the question before the Assembly.

(2) A Member while speaking shall not–

(a) reflect upon the President or the Governor in his personal capacity: provided that nothing in this sub–rule shall preclude any reference, subject to the provisions of the Constitution, to the President or the Governor in relation to any act done in his official capacity.

(b) utter unreasonable or defamatory words or make use of offensive expressions;

(c) refer to a matter of fact on which a judicial decision is pending; the relevant one:

(d) speak against or reflect on any determination of the Assembly except when he is moving to rescind the same;

(e) make a personal charge against a Member;

(f) use his right of speech for the purpose of willfully and persistently obstructing the business of the Assembly".

میں آپ سب سے، آپ ہمارے بھائی ہیں، سینیئر لوگ ہیں، اب آپ معزز ارکان سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ جب چیئر بار بار یہ کہہ رہی ہے کہ یہ ایڈمیٹ ہوئی ہے تو اس پر ہم ڈیٹیل بحث کریں گے، پھر چاہیئے یہ تھا کہ کرسی کا خیال رکھتے ہوئے آپ میرے ساتھ تحریک التواء پر Agree ہوتے، جب ایک تحریک التواء On the same subject admitted unanimously by this House اور میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ کل یا پرسوں آ جائیگی تو اس پر آپ سب جو بھی بات کرتے ہیں کر لیں لیکن دیکھیں ٹائم کا بھی خیال رکھنا چاہیئے، لوگوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے، ہمارے ارد گرد آفیسرز بھی بیٹھے ہوتے ہیں تو ہمارا مقصد یہ ہے اور ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس اسمبلی کی اور اس ہاؤس کی ہمیشہ عزت اور احترام ہو۔ Now, I am coming، پہلے تو ہمارے سامنے بچے تشریف فرما ہیں، میں اپنی طرف سے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے اور معزز اراکین کی طرف سے ICMS کالج کے طلبا اور انتظامیہ کے نمائندہ گان کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور ساتھ میں (تالیاں) سیکرٹریٹ کو یہ ڈائریکشن دیتا ہوں کہ اسمبلی ختم ہونے پر، Sitting ختم ہونے پر ان بچوں کو ایک ایک کپ چائے بھی پلائیں۔ اب جو اصلی بات ہے۔۔۔۔۔

<u>مولوی عبیداللہ</u>: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ آپ تشریف رکھیں، پلیز ایک منٹ، یہ جس بات پر اتنی ڈیبیٹ ہوئی تو میاں صاحب کدھر چلے گئے؟ میاں صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں پلیز۔ یہ جو میاں صاحب نے Proposal دے دی کہ اس لوڈ شیڈنگ کے بارے میں اور خاص کر گیس کے بارے میں اور اس پر جو باتیں ہوئی ہیں جو ہمارے معزز اراکین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تو میں آپ کو خاص کر گیس کے حوالے سے آپکی توجہ آرٹیکل 158 کی طرف اور وہ بہت کلیئر ہے، وہ ہمارا کانسٹی ٹیوشنل حق ہے، پلیز۔

Please Mr. Inayat, what are you doing? Article 158 says: "The Province in which a well-head of natural gas situated shall have precedence over other parts of Pakistan in meeting the requirements from that well-head, subject to the commitments and obligations as on the commencing day."

اب اس آرٹیکل میں Very وضاحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ جہاں پر گیس کی پیداوار ہو، جس پراونس میں گیس کی پیداوار ہو تو پہلے اس کی Requirement پوری کرنا ہے اور جب اسکی Requirement پوری

ہو جائے تو اس کے بعد آپ پاکستان کے دوسرے صوبوں کو سپلائی کرینگے۔ (تالیاں) میاں صاحب نے جو Proposal دی ہے کہ ایک کمیٹی بنی چاہیئے۔۔۔۔

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز پلیز، میاں صاحب نے جو Proposal دی ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں تو میں بشیر بلور صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں اور عبدالاکبر صاحب کو کہ وہ تمام اراکین موجود ہیں یعنی آپ کمیٹی کا نام مجھے دے دیں اور پھر ہم پریذیڈنٹ کے ساتھ بھی رابطہ کریں گے اور وزیراعلیٰ صاحب کے ساتھ بھی کہ ہم ان سے میٹنگ کیلئے وقت لے لیں اور ہم اس کو سیریس لے لیں، چونکہ ممبران صاحبان کی بات درست ہے کہ اکثر ہم یہاں چیف ایگزیکٹیو کو بلاتے ہیں، وہ ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں لیکن پھر وہ Ineffective ہوتا ہے، اس میٹنگ کا کوئی اثر نہیں پڑتا ہے تو لہذا جو ان کی Proposal ہے، وہ ہمیں نام دے دیں۔ دس ممبران صاحبان کا نام دے دیں اور اسکا ہم انشاءاللہ Arrangement کریں گے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، په دیکښے تاسو یو د اپوزیشن نه هم واغستو نو چه د اپوزیشن او د ټول هاؤس کمیټی جوړه شی، د ټول هاؤس۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے تو یہی عرض کر دیا کہ جتنے ہمارے معزز اراکین موجود ہیں یا موجود نہیں ہیں، ان سب کو لے لیں، پارلیمانی پارٹی کے لیڈر صاحبان کو شامل کر لیں اور تمام پارٹیوں کے مشران کو شامل کر لیں، دس کو بنا کر آپ بھیج دینگے، کوئی بات نہیں۔ Thank you very much۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مولوی عبیداللہ صاحب۔

مولوی عبیداللہ: جناب سپیکر صاحب، میں مشکور ہوں کہ کچھ بولنے کا موقع فراہم کر دیا، فارسی کا ایک شعر ہے: ؎

لیڈران وقت گر تقصیر یک دیگر کنندہ
بر کنند ایں لیڈران من کجا بہتر کنندہ

جناب سپیکر صاحب، آج بات بالکل کھل کر سامنے آ گئی ہے، ہمارے اس ایوان میں پاکستان کی سب سے بڑی دو پارٹیاں جو کہ ایک Ruler ہے اور ایک Ruler رہ چکی ہے، انہوں نے ملک کیلئے جو کرنا تھا جو اہم قسم کی ایشوز تھے تو ان کی نشاندہی کی ہے لیکن آپ کو یہ معلوم ہے کہ دونوں پارٹیاں ان ایشوز میں

ناکام ہوچکی ہیں، ایک سابقہ حکومت اور ایک حکومت ابھی چل رہی ہے۔ جہاں تک میں سمجھ رہا ہوں، جہاں تک میں سمجھ رہا ہوں، یہ تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبیداللہ صاحب! دیکھیں، یہ تو میں نے ایک منٹ۔۔۔۔۔

مولوی عبیدہ اللہ: ایک منٹ دے دیں، بس جی ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس پر رولنگ دے دی۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ختم ہو گیا۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب یہ کمیٹی بنائینگے، بس دیکھیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Deputy Speaker: Now I am coming to item No. 1, sorry item No. 7, 'Call Attention Notices': Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his call attention notice No. 413 in the House.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، جان کی امان چاہوں اور عرض کروں (قہقہے) اجازت ہے سر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عرض کریں، پلیز فرمائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، میں آپکی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت پی ایف 67 جو کہ ابھی پی کے 67 ہے، یونین کونسل گڑھی شامزئی کو گزشتہ دوران حکومت میں غاصبانہ طور پر تحصیل پروا میں شامل کر دیا گیا، حالانکہ وہ پہلے تحصیل کلاچی اور پھر تحصیل درابند کا تاریخی اور جغرافیائی اعتبار سے حصہ رہی۔ اس طرح میرے حلقے میں موضع زرقنی اور گرم مدہ یونین کونسل کے حساب سے یونین کونسل لونی تحصیل کلاچی کا حصہ ہے لیکن مجاز حکام نے یہ بہ یک جنش قلم لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2001 کی بھی خلاف ورزی کرتے ہوئے تحصیل درابن میں شامل کر دی، ریونیو بورڈ کا یہ حشر سامانیہ نہ صرف ماورائے قانون ہے بلکہ عوام کیلئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں، لہذا مختصر بات کی بعد قابل عمل حل نکالا جائے۔

سر،اس میں میری گزارش آنریبل منسٹر صاحب کے سامنے یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا میں نے حوالہ دیا ہے، اس میں سیکشن 11 ہے: “Alteration of local areas.– (1) Any two or more adjoining Unions within a tehsil or adjoining tehsils within a district may, after having invited public objections through a resolution, during the third year of their being in office, passed by two-third majority of the total membership of each of the relevant Union Councils, or as the case may be, Tehsil Councils, make a proposal to the Government for a change in their respective boundaries” سر، میری گزارش یہ ہے کہ میرا حلقہ جو ہے، وہ کوئی 2700 سکوائر کلو میٹر ہے اگر ایریا وائز دیکھا جائے تو وہ تحصیل ڈسٹرکٹ چارسدہ کا تین گنا ہے، پورا ڈسٹرکٹ، چارسدہ 900 سکوائر کلو میٹر ہے اور میرا ایک حلقہ 2700 کلو میٹر ہے اور اسی طریقے سے ڈسٹرکٹ پشاور سے یہ ڈیڑھ گنا بڑا ہے، پشاور غالباً 1600 سکوائر کلو میٹر ہے اور اسی ترتیب سے میرا حلقہ وہ واحد حلقہ ہے جو کہ تین یونین کونسلوں میں ہے اور میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ اس گورنمنٹ، اور گزشتہ دور حکومت میں چونکہ ہماری لوکل لیڈر شپ تھی تو انہوں نے بعض پسند و ناپسند کی وجہ سے ایک حلقے کو تین تحصیلوں میں ڈالا ہوا ہے اور میں نے جو سیکشن پڑھا ہے، جب یونین موجود تھی تو پہلے وہ یونین اسمبلی سے قرارداد پاس کرتی دو تہائی اکثریت سے اور پھر کہیں اس میں Alteration ہوتی تو میرے لئے مشکلات یہ ہیں کہ میرا حلقہ تحصیل کلاچی چار یونین کونسلز، تحصیل درابن اور تحصیل پروا میں میری ایک یونین گڑھی شامزئی ڈال دی گئی ہے، اس سے لوگوں کو یہ مشکلات ہوتی ہیں، ایم پی اے ان کا کلاچی سے Elect ہوتا ہے، تھانہ ان کا کلاچی میں ہے، تحصیل کے ان کے کام پروا میں ہوتے ہیں تو یہ میرے لئے بڑی مشکلات ہیں، میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی اس سلسلے میں ایک عرصہ ہوا ہے درخواست دی ہے، ایس ایم بی آر صاحب نے رپورٹ کیلئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو بھیج دی ہے، For comments کیلئے، وہ دو سال ہو گئے ہیں اور ابھی تک لٹکی ہوئی ہے تو میری اس میں یہ گزارش ہے کہ مہربانی کر کے اس میں گورنمنٹ Ensure کرائے کہ جو اس کی جغرافیائی اور تاریخی حدود پہلے سے چلی آ رہی ہیں، اس کو اس طرز پر بحال کیا جائے۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، څنګه چه سردار صاحب خبره اوکړه، هغه وخت چه کوم دا تحصیل جوړیدو نو هلته یونین کونسلے کمے وے نو په دے وجه باندے دا یونین کونسل چه کوم ما ته جواب راغلے دے، هغه په دے وجه

باندے دا یونین کونسل واچولے شو چه هغه تحصیل به مکمل شی۔ بیا هم دا سے ده چه دا د ریوینو سره تعلق لری خو زه سردار صاحب ته وایم، مونږ به کښینو په دے به خبره اوکړو چه هر قسمه انشاءالله کیدے شی، مونږ به ورسره کوشش کوؤ چه د ده دا مسئله حل شی۔

مفتی سید جانان: صحیح شوه جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے سر، میں انشاءاللہ ان کی یقین دہانی سے مطمئن ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Next one, Mufti Syed Janan, the honourable MPA, to please move his call attention notice No. 449 in the House.

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں آپکی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبے کے مختلف حصوں میں متعدد مقامات پر موجودہ حکومت اور سابق حکومت نے آبنوشی سکیمیں شروع کی تھیں مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور حکومت کی عدم توجہی کے سبب آج اکثر و بیشتر سکیمیں یا تو کلی طور پر یا جزوی طور پر ناکارہ ہو چکی ہیں جس سے عوام مستفید نہیں ہو رہے ہیں جبکہ مذکورہ سکیموں پر قومی خزانے کی خطیر رقم خرچ کی جا چکی ہے۔ اگر حکومت نئی سکیموں کی تنصیب کے ساتھ ساتھ ان پرانے سکیموں کی بحالی اور مرمت پر بھی توجہ دیں تو پانی کی عدم فراہمی کا مسئلہ کافی حد تک حل کیا جا سکتا ہے۔

او مزید د بحث د پاره د په ایوان کښے منظور کړے شی چه په دے باندے دغه اوشی، دا ډیرے لوئے پیسے دغه شوے دی، د خلقو لګیدلے دی، د حکومت لګیدلے دی او اوس ضائع کیږی، مطلب دا دے هیڅ څه فائده ئے نشته دے نو ګزارش مو دے چه په ایوان کښے د بحث د پاره ئے منظور کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، مفتی صاحب چه کومه خبره اوکړه، بالکل دا ټهیک خبره ده او رښتیا خبره دا ده چه دا په یو وخت کښے داسے هوا راغلے وه چه دا کمیونټی ده، دا به ټیوب ویلونه چلوی خو په هغه وخت کښے د فارن پیسے راغلے وے او کنډیشن پکښے دا وو چه دا به کمیونټی چلوی، مونږ په هغے کښے ډیر کوشش کړے وو، په هغه وخت کښے زه د پبلک هیلتھ انجینئرنګ منسټر وومه، دوه سکیمونه وو، مانسهره او ایبټ آباد کښے کامیاب شوی وو،

باقی ټوله صوبه کښې دا کامیاب شوی نه وو نو دا ستاسو خبره بالکل ټهیک ده چه کروړونه روپئ د حکومت او د عوامو خرچ شوی دی او په هغې باندې خلقو ته هغه فائده ملاؤ نه شوه نو انشاءاللّٰه دا کوشش به کوؤ او د دوئ نه به پته لګوؤ چه دا څنګه پاتې دی او زما خیال دې، دا خو په فلور آف دی هاؤس یو ځل وزیراعلیٰ صاحب هم Commitment کړې وو چه دا به مونږ معلومات کوؤ چه دا پیسې کومې ضائع کیږی، دا خلقو ته نوې سکیمونه پکار دی چه مونږ دا زاړه صحیح کړو چه خلقو ته اوبه اورسی انشاالله، دا به د دوئ سره کښېنو، دا خبره به Settle کوؤ او مفتی صاحب چه کومه خبره کړې ده نو ما ورته وئیل چه مونږ کښېنو خبره به کوؤ نو ما په هغه وخت کښې دا خبره پوره کړې ده، انشاالله دا به هم ګورو چه څه کیدې شی د حکومت نه نو هغه به کوؤ۔

Mr. Deputy Speaker: Now coming to item No. 8.

مفتی سید جانان: دا داسې نه ده جی، دا کامیاب سکیمونه دی خو چرته پائپ خراب او چرته ټینکئ خرابه، چرته بل څه، دوه لاکهه، څلور څلور، پینځه پنځه لاکهه روپئ لګی ورباندې۔ دا بیا په کار باندې راځی، یو یو سکیم باندې جی، یو یو کروړ، دوه دوه کروړه، پنځوس، شپیته شپیته لاکهه روپئ لګیدلې دی، په درې درې لاکهه او په څلورڅلور لاکهه روپو باندې دا سکیم بیا دې ځائې ته رسی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو د هغوی سره کښېنئ او مطلب دا دې چه څه دغه وی، هغه به درله اوکړی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ما دا عرض کولو چه تاسو ته پته ده چه دا اے ډی پی مونږ فریز کړې ده، دې ځل دا 17 بلین روپئ دا ټولې فریز دی، بیا هم ما دا عرض اوکړو چه چرته زمونږ د ډی سی او سره پیسې وی، چرته ټی ایم او سره پیسې وی نو هغه به هم اولګوؤ او که نه وی نو مفتی صاحب په خپل یو کروړ کښې که پانچ دس لاکھ روپئ لګوی، هغه به هم اولګوی خو مونږ کوشش کوؤ چه انشاءالله دا مسئله حل شی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری ملازمین بینوولنٹ فنڈ مجریہ 2011 کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Now coming to item No. 8, the honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Government Servants Benevolent Fund (Amendment) Bill, 2011. Honourable Minister for Law, please.

Senior Minister for Local Government: On behalf of the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, I present before the House the Servants Benovelent Fund (Amendment) Bill, 2011.

Mr.Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 10 A.M of Wednesday morning, dated 12-01-2011.

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا جی؟

(اس مرحلہ پر معزز اراکین نے جناب نصیر اللہ خان بابر کی وفات پر اظہار افسوس کرنے کی درخواست کی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا اجازت ہے، آپ کو نصیر اللہ بابر صاحب کی فوتگی پر جو بھی بات کرنا چاہتے ہیں، Only for-----

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں جی۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: کل کر لیں گے، ٹھیک ہے۔ The sitting is adjourned till 10:00 a.m on Wednesday morning اس پر کر لیں گے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 12 جنوری 2011 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

DETAIL OF PLOTS RESERVED/ALLOTTED TO VARIOUS SOCIETIES/ASSOCIATIONS/UNIONS & ORGANIZATIONS IN REGI MODEL TOWN

S. No	Name of Society/ Association/ union	Land in Kanals	No of Plots			Total Plots Allotted
			1 Kanal	10 Marla	5 Marla	
1	Accounts Group Officers Association NWFP	360.00	177	316	100	593
2	Abbottabad Dev: Officers Association NWFP	23.00	10	19	14	43
3	Agriculture University Teachers Association NWFP	84.25	59	43	15	17
4	Agriculture Research Officer Housing Society NWFP	50.00	40	20	0	60
5	Pakistan International Airlines (PIA)	170.00	117	106	0	223
6	Bannu Township Society NWFP	13.00	0	8	36	44
7	Benevolent Fund NWFP	4,091.25	1492	2258	5881	9631
8	Dera Dev: Authority (D.I.Khan), NWFP	21.75	0	18	51	69
9	Directorate of Information NWFP	1.00	1	0	0	1
10	Sarhad College Teachers Association (SACTA) NWFP	363.75	224	255	49	528
11	Engineering University Teachers Association NWFP	52.25	39	22	9	70
12	Federal Govt: Employees Housing Scheme.	500.00	125	500	500	1125
13	Flying Club Peshawar NWFP	18.50	10	13	8	31
14	Hazara Dev: Authority NWFP	17.00	1	14	36	51
15	Institute of Eng: Cooperative Housing	210.00	210	0	0	210

	Society NWFP					
16	Intelligence Bureau Peshawar NWFP	37.00	18	32	12	62
17	Kohat Dev: Authority (KDA) NWFP	16.50	0	16	34	50
18	Khyber Medical College Teachers Association NWFP	150.00	150	0	0	150
19	Khyber Union of Journalists (N.E.C.H.S) NWFP	50.00	22	44	24	90
20	LRH Teaching Staff Association (P.G.M.I) NWFP	52.00	52	0	0	52
21	MDDA/Swat Dev: Employees Union NWFP	13.50	0	11	32	43
22	Mardan Dev: Authority (MDA) NWFP	37.25	0	32	85	117
23	NWFP Bar Council	200.00	100	180	40	320
24	Pakistan Air Force Welfare Association	800.00	570	260	400	1230
25	Pakistan Atomic Energy Commission	74.50	25	77	44	146
26	Pakistan Council of Architect and Planners NWFP	14.00	14	0	0	14
27	Pakistan Medical Association NWFP	200.00	120	160	0	280
28	Pakistan Veterinary Medical Association NWFP	70.00	42	54	4	100
29	CD&MD Employees Union NWFP	252.25	21	143	639	803
30	Dy: Registrar Peshawar High Court Peshawar NWFP	150.00	125	50	0	175
31	Peshawar University Teachers Association NWFP	361.75	230	225	77	532
32	Physician Forum Family Planning NWFP	46.00	18	56	0	74

33	Project Management Unit (PMU) NWFP	90.25	4	87	171	262
34	Provincial Assembly Housing Society NWFP	96.25	33	51	151	235
35	Provincial Nursing Association NWFP	205.25	133	118	53	304
36	PUDB Employees Union NWFP	40.00	0	30	100	130
37	PUDB Officers Welfare Association NWFP	209.00	209	0	0	209
38	PCSIR Housing Society NWFP	30.50	14	31	4	49
39	PTV Employees Housing Society NWFP	79.50	23	93	40	156
40	Railways Employees Housing Society	63.50	51	22	6	79
41	Provincial Secretariat Officers Association NWFP	500.00	500	0	0	500
42	Technical Education Housing Society NWFP	30.00	13	24	20	57
43	Police Shuhadaa NWFP	300.00	20	180	760	960
44	BFB-II (Secretariat Employees)	775.50		800	1502	2302
45	P.D.A. 2% Quota	272.25	123	188	211	532
	Grand Total	11,192.50	5135	6556	11118	22809